ماہنامہ معارفِ رضا کراچی

صفر المظفر و ربیع الاول ۱۴۴۵ھ / ستمبر / اکتوبر 2023

Regd.No. MC-1071

مدیر
پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی

Regd. NO. MC:1071

بانی: مولانا سید ریاست علی قادری

ماہنامہ معارفِ رضا کراچی

(جلد:24) (شمارہ:08تا10)
صفر المظفر و ربیع الاول ۱۴۴۵ھ/ستمبر و اکتوبر 2023ء

مدیر
پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

نائب مدیر
مفتی سید زاہد سراج القادری

معاون مدیر
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کی عالمگیر دینی و علمی خدمات اور ان کے روشن افکار و نظریات کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا 43واں سال

1981 —— 2023

زرِتعاون پاکستان: فی شمارہ -/60 روپیہ، سالانہ -/600 روپیہ، تین سال یکمشت -/1500 روپیہ، تاحیات -/12000 روپیہ

مفت بھی — دینی مدارس کے مسافر طلباء و علماء اپنا نام و پتا بھیج کر زکوٰۃ کی مد سے ایک سال کے لیے مفت لگوا سکتے ہیں

نوٹ: زرِتعاون دستی یا بذریعہ منی آرڈر/ بینک ڈرافٹ/ ایزی پیسہ نمبر 0303-9205511 ارسال فرمائیں

حروف ساز: شیخ وامق انصاری

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

25۔ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل) صدر کراچی۔ (74400) پاکستان۔ فون: +92-21-32725150
واٹس ایپ: +92-303-9205511، ای میل: imamahmadraza@gmail.com

نوٹ: پیشِ نظر معارفِ رضا دو ماہ کا مشترکہ شمارہ ہے، ھدیہ -/120 روپیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مشمولات

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی کی رضویات کے حوالے سے خبریں جاننے کے لیے دیکھیں

https://m.facebook.com/people/Maarif-E-Raza-Karachi/100086124544917/

https://www.facebook.com/IdaraAalaHazrat

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی کے تحت نت نئی تحقیقات کی معلوماتی کے لیے دیکھیں

https://www.youtube.com/@IdaraAalaHazrat

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنی بات!



پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

مسلم اقوامِ متحدہ

وقت کی اشد ضرورت

سورۂ محمد کی یہ ابتدائی تین آیات ملاحظہ کریں:

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ (۱) وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ (۲) ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ (۳)

”جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اللہ نے ان کے عمل برباد کیے۔ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اُتارا گیا اور وہ ہی ان کے رب کے پاس سے حق ہے، اللہ نے ان کی برائیاں اُتار دیں اور انکی حالتیں سنوار دیں۔ یہ اس لیے کہ کافر باطل کے پیرو کار ہوئے اور ایمان والوں نے حق کے پیروی کی جو ان کے رب کی طرف سے ہے، اللہ لوگوں سے ان کے احوال یوں ہی بیان کرتا ہے“۔

یعنی اللہ نے اپنے کلام میں اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والوں اور انکار کرنے والوں کا دوٹوک فیصلہ کر دیا جس سے یہ بات قطعی سامنے آئی کہ اس دنیا میں دو ہی قومیں ہیں ایک وہ جو کہیں ”وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْل“ اور دوسری وہ قوم جو اس کلمہ کا انکار کرے۔ چنانچہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والوں کے لیے ارشاد ہوا:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران:۱۱۰)

”تم بہتر ہو ان سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں کہ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو“۔

سورۂ انفال میں ان لوگوں کو جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائیں، ان کو انسان نہیں بلکہ جانور سے بدتر مخلوق قرار دیا، فرمایا:

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (۵۵)

"بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور ایمان نہیں لائے"

دنیا میں ہمیشہ سے دو ہی ملت رہی ہیں ایک وہ جو انبیائے کرام پر ایمان لاتے رہے وہ ہر زمانے میں اہل ایمان کہلانے اور اللہ کے سامنے گردن جھکانے والے مسلمان قرار پائے اور دوسری وہ قوم جو ہمیشہ اپنے زمانے کے انبیائے کرام کا انکار کرتے رہے اور نبی کریم ﷺ کے انکار کے بعد وہ کافر کہلائے جو اللہ کے نزدیک جانور سے بدتر مخلوق ہیں۔

آج دنیا کی آبادی 7,952,556830 تقریباً 8 بلین ہے جس میں سے 1.8 بلین مسلمان ہیں جو کل آبادی کا 24 فیصد ہیں۔ 26 ممالک کا سرکاری مذہب اسلام ہے جب کہ 57 ممالک اسلامک کہلاتے ہیں۔ دنیا کی تین چوتھائی آبادی غیر مسلم ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نہ ماننے والے آج بھی دنیا میں زیادہ ہیں۔ ان غیر مسلموں میں لا مذہب تقریباً 1.2 بلین، عیسائی 2.3 بلین ہندو تقریباً 1 بلین، یہودی 0.2 بلین بقیہ مذہب تقریباً 2 بلین شامل ہیں، جن میں اکثر مشرکین ہیں، جو اہل کتاب ہیں ان میں بھی فی زمانہ اکثریت میں مشرکین ہیں۔

اقوامِ متحدہ کا تاریخی پس منظر:

عالمی جنگ دوم کے بعد ۱۹۴۵ء میں عالمی تنظیم اقوامِ متحدہ United Nation بنائی گئی تا کہ دنیا میں تمام اقوام ملک کر امن وسکون کی زندگی گزاریں اور تمام ممالک ایک دوسرے کا احترام کریں۔ اس کا بنیادی منشور اور مقاصد کے سلسلے میں ایک مختصر خاکہ ملاحظہ کریں جو وکی پیڈیا سے اخذ کیا گیا ہے۔

1) آنے والی نسلوں کو جنگ سے بچائیں گے۔
2) انسانوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ کریں گے۔
3) انسانی اقدار کی عزت و منزلت برقرار رکھیں گے۔
4) مرد وعورت کے حقوق برابر رہیں گے۔
5) چھوٹی بڑی قوموں کے حقوق بھی برابر ہونگے۔

اس U.N.O کے ابتدائی پچاس ممبران میں اس وقت کے سات اسلامی ممالک بھی شامل تھے جن میں مصر، لبنان، ایران، سعودی عرب، شام، ترکی، اور عراق کے نام سرفہرست ہیں جب کہ اس وقت اقوام متحدہ میں مسلم ممالک کی تعداد ۵۷ بتائی جاتی ہے جب کہ اس وقت دنیا میں ۱۹۵ آزاد ممالک ہیں جن میں فلسطین اور کشمیر شامل نہیں ہیں۔

دوسری قوموں کی مسلم اُمہ کے خلاف کارروائیاں:

اسلام کے خلاف ہر زمانے میں غیر مسلموں کی طرف سے کارروائیاں جاری رہیں بلکہ اسلام کے قوانین اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف اور قرآن مجید کے خلاف غیر مسلم قوموں نے پچھلے پندرہ سو سالوں میں ہزاروں دفعہ نازیبا الفاظ استعمال کیے اور جب جب تاریخ میں ایسے ناپاک عزائم سامنے آئے مسلمانوں نے اس پر بھر پور احتجاج کیے اور کئی مرتبہ نوبت جنگ تک بھی پہنچی اور ہزاروں کی تعداد میں وہ ملعون مارے بھی گئے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

توہین رسالت کے واقعات:

کچھ عرصہ پہلے بھی بھارت میں سرکاری جماعت کے کارکنوں نے ہمارے پیارے رسول کریم حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت سے انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کیے جس کی اسلام میں صرف ایک سزا ہے کہ من سبا نبیاً فاقتلوۃ کہ جب بھی کوئی ہمارے نبی کی شان میں ادنیٰ سی بھی گستاخی کرے اس کو فوراً قتل کر دیا جائے لیکن فی زمانہ ایسا نہیں ہوتا اور ایسا کیوں نہیں ہوتا اس تفصیل میں اس وقت جانا نہیں چاہتا یہ ایک الگ موضوعِ بحث ہے۔ اس گستاخی کے بعد چند ممالک میں احتجاج ہوا، سفیر کو بلا کر اس کے سامنے احتجاج ریکارڈ کرایا اور چند ممالک نے بھارت سے تجارت ختم کرنے کی دھمکیاں بھی دیں مگر ہمارے وزیر اعظم نے یا حکومت نے مذہبی بیان کے علاوہ کچھ اور نہ کیا۔ یہ بات حکومتی سطح پر چند دنوں میں ٹھنڈی ہوگئی، ممکن ہے کہ عوام الناس ابھی بھی سوشل میڈیا پر کچھ لفظی احتجاج جاری رکھیں اور ایک وقت آئے گا وہ بھی ٹھنڈے ہو جائیں گے کیونکہ پچھلے 80 سالوں میں کچھ ایسا ہی ہوتا رہا، پچھلے سال جب ایک شخص سرعام قرآن کی بے حرمتی کر کے ڈیڑھ ارب سے زیادہ مسلمانوں کے جذبات کو جلا رہا تھا یا فرانس میں ایک شخص نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھوٹا خاکہ بنا کر مسلمانوں کے ایمان کو چیلنج کیا تھا اس وقت تمام اسلامی ممالک کے سربراہان غفلت کی نیند سو رہے تھے یا اللہ کے سامنے اپنے آپ کو منافق کی لسٹ میں شامل کروا رہے تھے سوائے بیان بیازی کے کچھ نہیں ہوا، اسلام کی سربلندی کے لیے کسی بھی ملک کے سربراہ نے کوئی ایکشن نہ لیا اور دونوں معاملات ٹھنڈے سے ہوگئے۔ اب نہتے و مظلوم فلسطینی مسلمانوں پر صیہونی اسرائیل کے پر تشدد اور وحشیانہ حملے جاری ہیں، جس پر اسلامی ممالک کے عوام تو اپنی اپنی سطح پر مظاہرے اور احتجاج کر رہے ہیں مگر سربراہان مملکت حسب سابق غفلت کی نیند سو رہے ہیں یا پھر جان بوجھ کر خاموش ہیں۔ تمام اسلامی ملکوں کے اسلام دشمن ممالک سے تجارتی لین دین کے معاملات بھی جاری رہیں۔ شاید اسی خوف سے لوگ کوئی ایکشن نہیں لیتے کہ امریکہ و یورپ کے بینکوں میں رکھے ہوئے ان کے اثاثے منجمد نہ کر دیے جائیں۔

امام احمد رضا کی پکار:

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ جن کو وصال فرمائے ایک صدی ہجری ہو چکی ہے انھوں نے اپنے زمانے میں تمام غیر مسلموں اور تمام بدمذہبوں کے اسلام، قرآن اور صاحبِ قرآن کے خلاف اُٹھائی گئی زبان کے رد میں رسائل لکھے اور عربی، فارسی اور اردو زبان میں فتاویٰ بھی جاری کیے جوان کے فتاویٰ رضویہ میں دیکھے جا سکتے ہیں ان کا ایک منظوم فتویٰ ملاحظہ کریں ؎

دشمن احمد پہ شدت کیجیے
ملحدوں کی کیا مروت کیجیے

امام حمد رضا نے یہ فتویٰ اپنی جانب سے نہیں دیا بلکہ قرآن کریم کے حوالے سے دیا کہ اللہ عز وجل نے کفار پر شدت کرنے کا حکم دیا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ (سورہ فتح:۲۹)

"محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اور ان کے ساتھ والے (مسلمان) کافروں پر سخت ہیں"

سورۃ التوبہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ (سورہ توبہ:۷۳)

"اے نبی جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو"۔

اللہ عزوجل کے دوٹوک فیصلے مسلمانوں کو سناتے ہوئے ملاحظہ کیجیے:

اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (سورہ النسآ:۱۳۹)

"وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے"۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا (سورہ النسآ:۱۴۴)

"اے ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا، کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لیے صریح حجت کرلو"۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ (سورہ آل عمران:۲۸)

"مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو، اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے"۔

ان تینوں آیات میں حکم ربانی یہ ہے کہ غیر مسلموں سے دوستی نہ کی جائے اور نہ ان سے اُمید رکھی جائے اور نہ ان کی عزت کی جائے اور اگر اس پر عمل نہ کیا گیا تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اُٹھالے گا اور مختلف عذاب میں مبتلا کردے گا۔

عظیم اسلامی سلطنتِ عثمانیہ کا زوال:

اسلام اور دنیا کی عظیم سلطنتِ عثمانیہ جو ۱۲۹۹ء تا ۱۹۲۲ء تین براعظموں پر قائم رہی جس کا رقبہ 29,38,365 اسکوائر کلومیٹر تھا جس کا سرکاری مذہب سُنی حنفی تھا۔ اتنی بڑی اور مضبوط سلطنت کا زوال غیر مسلموں کی سازش اور سلطنت کے منافقین کی منافقت کے باعث ہوا۔ اس کا مختصر احوال ملاحظہ کریں:

۱) اسلام کی سب سے بڑی سلطنت عثمانیہ جس نے تین براعظموں پر 600 سال سے زیادہ حکومت کی مگر اس کے زوال کے بعد ایک سلطنت عظیمہ کے ۱۰۰ سے زیادہ چھوٹے بڑے ممالک بنا دیے گئے۔ کہیں مسلمانوں کی اکثریت رہی اور کہیں غیر مسلموں کی۔

۲) برصغیر کی مغل حکومت بھی کئی سو برس قائم رہنے کے بعد سلطنت عثمانیہ کے ساتھ ساتھ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی اور اس میں بھی کئی ملک بعد میں وجود میں آئے۔

۳) ان دونوں اسلامی حکومتوں کا زوال غیر مسلموں کی سازش تھی کہ بنگال سے ایسٹ انڈیا کمپنی کی صورت میں غیر

مسلم اندر داخل ہوئے اور حجاز میں سلطنت عثمانیہ کو تباہ کرنے کے لیے برٹش کمپنی کی صورت میں غیر مسلم اندر داخل ہوئے اور دونوں اسلامی حکومتوں کو زوال غیر مسلموں کی سازش اور اندرون حکومت غداروں اور منافقوں کی وجہ سے ہوا جنہوں نے غیر مسلموں سے عزت حاصل کرنے کے لیے اپنے مسلمانوں کا خون بہایا اور حکومت کو ختم کروانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

عالمی جنگوں کے بعد UNO کا قیام:

دونوں عالمی جنگ کے بعد غیر مسلموں نے اپنے آپ کو سنبھالنے کے لیے ایک بین الاقوامی آرگنائزیشن UNO کے نام سے بنائی اور اس میں ایسے قانون بنائے جس سے ان تمام غیر مسلموں کو تحفظ حاصل ہو اور اس عالمی فورم کی اصل چابی بصورت سپر پاور وہ طاقت اپنے پاس رکھی، آج بھی پانچ سپر پاور ممالک ہیں جن کے پاس یہ طاقت ہے کہ اگر 194 ممالک ایک رائے قائم کرلیں یا ایک قرار دار اکثریت رائے سے منظور کرلیں مگر ان پانچ ممالک امریکہ، روس، چین، فرانس اور برطانیہ میں سے اگر ایک بھی ویٹو کردے تو اس قرارداد کو کوڑے دان میں پھینک دیا جاتا ہے۔

UNO مسلم ممالک کی بے بسی:

ان پانچ سپر پاور ممالک میں ایک بھی مسلمان ملک شامل نہیں ہے یہ ہی وجہ ہے کہ جب سے یہ اقوام متحدہ ۱۹۴۵ء میں قائم ہوئی فلسطین کا مسئلہ آج تک حل نہ ہوا۔ نہ ہی کشمیر کا مسئلہ آج تک حل ہوا جب کہ UNO قائم ہوئے 78 سال گزر گئے ہیں اور نہ ہی جن ممالک میں مسلمانوں پر جو ظلم و ستم کیا جاتا ہے، ان کو بے دردی سے مارا جاتا ہے مثلاً بھارت میں مسلمانوں کے ساتھ ظلم کی ایک لمبی فہرست ہے، برما میں، چین میں، یورپ کے کئی ممالک میں، روس کی کئی ریاستوں میں مسلمانوں پر ظلم کیے جاتے ہیں ان کی آزادی کی آواز کو کبھی UNO میں نہیں سنا گیا اور اگر کسی وقت سن لیا گیا تو اس قرارداد کو ان پانچ ممالک میں سے کسی نے بھی ویٹو کرادیا اور وہ قرارداد ریت کا ڈھیر ہوگئی اور بس!

اقوام متحدہ کی یہ عالمی تنظیم جب سے بنی ہے کبھی کسی مسلمان ملک کو اس نے ویٹو پاور نہیں دیا اور نہ ہی 57 ممالک نے مل کر آج تک کوئی ایسی تحریک چلائی کہ وہ ویٹو پاور کا تقاضہ کرتے کہ ہمارے جو معاملات ہیں ملکی یا مذہبی ان کو تحفظ حاصل نہیں ہوسکتا جب تک کہ مسلمان کے پاس بھی ویٹو پاور حاصل نہ ہو۔

پچھلی چند دہائیوں میں غیر مسلموں کی طرف سے اسلام کے خلاف، قرآن اور صاحبِ قرآن کے خلاف درجنوں عالمی سطح کے واقعات پیش آچکے ہیں لیکن اس عالمی تنظیم کی طرف سے سوائے ایک مذمتی قرارداد کے اور کوئی قابل قدر قانون آج تک نہ بنا کہ کسی بھی مذہب یا اس کے پیشواؤں کی بے حرمتی نہ کی جائے۔ اس کے برعکس جب دنیا میں کہیں بھی اسلام کے خلاف کوئی نازیبا حرکت کی جاتی ہے اور مسلمان ممالک کے عوام احتجاج کرتے ہیں مگر کبھی غیر مسلم ملک کی طرف سے نہ ہی مذمت کی جاتی ہے اور نہ ہی اقوام متحدہ میں اس کے خلاف کوئی قرارداد پاس کی جاتی ہے۔ مسلمان عوام احتجاج کرکے تھک کر بیٹھ جاتے ہیں مگر مسلمان حکمرانوں کے کانوں میں جوں تک نہیں رینگتی وہ اس احتجاج

کے دوران ایسے گم سم ہو جاتے ہیں جس کو قرآن نے یوں فرمایا:

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ

بہرے اندھے گونگے کہ وہ پھر (اللہ کی طرف) آنے والے نہیں۔

عالمی جنگوں کے بعد مسلم ممالک کے خلاف سازش:

دوسری عالمی جنگ کے بعد کفار تو سنبھل گئے کہ ۱۹۴۵ء کے بعد سے یورپ کے تمام ممالک پُر امن زندگی گزار رہے ہیں جب کہ ۱۹۴۵ء کے بعد جو ممالک تباہ و برباد ہوئے ان میں فلسطین، لبنان، شام، عراق، مصر، لبنان، یمن، افغانستان، بلغاریہ اور کئی افریقی براعظم کے ممالک شامل ہیں، ان تمام ممالک کی تباہی و بربادی کو عرب کے ممالک جو مال دار ممالک بھی کہلاتے ہیں مگر ان کے مالی اثاثے امریکہ یا یورپ کے بینکوں میں ہیں وہ تماش بین کی طرح تماشا دیکھتے رہے اور کسی ایک ملک نے بھی ان ممالک کی تباہ کاری کے دوران مسلمانوں کی مدد نہ کی، ہاں یہ اعزاز صرف پاکستان کو حاصل ہے کہ افغانستان کے ۳۰ لاکھ لوگوں کو ۲۰ سال تک اپنے ملک میں پناہ دی ان کے کھانے پینے کا خرچہ اُٹھایا اور جہاں تک ممکن ہوا عوام الناس نے احتجاج بھی کیا جو وہ کر سکتے تھے، اسی طرح دنیا میں جہاں کہیں اسلام کے خلاف کوئی حرکت ہوئی تو صرف پاکستان کے عوام نے بھرپور احتجاج کیا اور بعض وقت احتجاج کے دوران جام شہادت بھی نوش کیا۔

عالمی سازشوں کے تحت اسلام کے خلاف اُٹھنے والی ہر آواز کے لیے سدباب:

کفار اپنا کام کرتے رہیں گے یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا مگر دنیا کے صاحبانِ ایمان لوگ اس کا قلمی رد کرتے رہیں گے اور ان کے خلاف احتجاج بھی کرتے رہیں گے کہ ناموس رسالت، ناموس قرآن، ناموس توحید باری تعالیٰ کا دفاع کرنا مسلمان کے لیے جہاد ہیں اور عوام الناس اس جہاد سے کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے مگر تمام سربراہان اسلامی ممالک سے یہ چند گزارشات ہیں۔

سربراہانِ اسلامی ممالک سے چند گزارشات:

۱) اگر آپ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں تو اوپر پیش کی گئی آیات کا بغور مطالعہ کریں، غیر مسلموں سے دوستی چھوڑیں، تمام مسلم ممالک سے دوستی مضبوط کریں اور اقوام متحدہ میں ۵۷ ممالک کی طرف سے ایک قرارداد پیش کی جائے کہ کسی ایک مسلم ملک کو بھی سپر پاور تسلیم کیا جائے اور اس کو بھی ویٹو پاور دی جائے ورنہ ہم اپنا الگ ادارہ United Nation of Muslim Umma بنائیں گے اور اس UNO کو چھوڑ دیں گے۔

۲) تمام مسلم ممالک کی فوج ایک کر دی جائے جیسے کہ یورپ کے ممالک کی ایک فوج ہے۔

۳) تمام ممالک اپنی ایک کرنسی کر لیں اور اس کرنسی سے لین دین کریں۔

۴) مسلم ممالک تمام مسلمانوں کے لیے دروازے کھول دیں یعنی VISA کی شرط ختم کر دیں جس طرح یورپ میں ایک دوسرے کے ممالک میں بآسانی جایا جا سکتا ہے۔

۵) تمام اسلامی ممالک پہلے اپنے مسلمانوں سے تجارتی لین دین کریں، خاص کر کھانے کی تمام اشیاء پہلے اپنوں کو بیچیں تاکہ تمام دولت ہمارے مسلم ممالک کے پاس ہی رہے۔

۶) تمام اسلامی ممالک مل کر ایک قرارداد پاس کریں کہ اگر کسی فرد نے ہمارے اسلام کے قوانین کے خلاف کوئی بات کی یا قرآن یا رسول و نبی کے خلاف کوئی گستاخی کی تو اس کو ہمارے حوالے کیا جائے گا تاکہ ہم اسلامی احکام کی روشنی میں اسے سزا دے سکیں، اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہم تجارتی لین دین فوراً منسوخ کر دیں گے۔

۷) جہاں جہاں مسلمان اپنی آزادی کی جدوجہد میں مصروف ہیں ان کو ایک سال کے اندر اندر آزاد کیا جائے ورنہ جو ملک مسلمانوں پر تشدد کر رہا ہو گا اس ملک کے خلاف ۵۷ ممالک کی متحدہ فوج کارروائی کر کے بدلہ لے گی۔ آخر میں اسلامی ممالک کے مسلمانوں سے بھی کچھ التجائیں ہیں۔

اسلامی ممالک کے مسلمانوں سے التجا!

۱) اسلامی تہذیب و تمدن کو قائم کریں جو جس ملک میں رہتا ہے وہ وہاں کے اعتبار سے اسلامی اقدار کی پاسداری کرے اور اسلامی تہذیب کو اُجاگر کرے کہ ہم ہی دنیا کو بتائیں گے کہ ہم نے دنیا میں کس طرح رہنا ہے۔

۲) غیر اسلامی تمدن اور رواج کو اپنی صفوں سے نکال دیں کہ ہم کو اللہ پاک کو جواب دینا ہے اور اس وقت ہمارا حساب و کتاب صرف اور صرف قرآن و سنت کی روشنی میں کیا جائے گا کہ قرآن نے ہم کو متعدد بار اس بات سے آگاہی دی کہ اپنے ہر کام میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔

۳) تمام صاحبِ مال مسلمان افراد سے اپیل کرتا ہوں کہ اپنے مالی اثاثے اپنے مسلم ملکوں میں ہی رکھیں تاکہ اپنے ملک میں آپ کے مال سے آپ کے لوگوں کے لیے ذریعۂ معاش کا بندوبست کیا جائے۔

۴) ہر کوئی اتنا سچا مسلمان بن جائے کہ اسے کبھی کسی کو یقین دلانے کے لیے قسم نہ اُٹھانی پڑے، بس آپ کا مسلمان اور مومن ہونا ہی کافی ہو۔

۵) اپنے ایمان کا تحفظ کیجیے اور اپنی اولاد کے تحفظ کا بھی سامان کیجیے کہیں قیامت میں آپ کی اولاد آپ کا گریبان پکڑ کر اللہ کی بارگاہ میں یوں پیش نہ کر دے کہ اے اللہ ان سے پوچھ، انھوں نے مجھے دین اسلام کیوں نہیں سکھایا تھا۔

خدا کرے کہ میرا، آپ کا اور ہر مسلمان کا خاتمہ اس شعر کے مفہوم پر ہو ؎

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اور دورانِ زندگی اس شعر کا مصداق بن کر رہیں ؎

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رَضاؔ تم پہ کروڑوں درود

❁❁❁

سلسلہ

فاضلِ بریلوی نے فرمایا !

"ایک غیر مسلم کا مکالمہ"

(ترتیب و پیش کش: ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری)

خلیفہ اعلیٰ حضرت ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی بہاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

" جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ (ایک روز جب اذان ظہر ہو چکی تھی) قبل ظہر حضرت استاذ العلماء مولانا مولوی حکیم نعیم الدین صاحب مراد آبادی و حضرت مولانا مولوی رحیم الٰہی صاحب مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلیؒ خدمت اقدس میں حاضر ہیں کہ ایک آریہ (ہندو) آتا ہے اور کہتا ہے کہ:

میرے چند سوالات ہیں اگر ان کے جوابات دے دیے گئے تو میں اور میری بیوی بچے سب مسلمان ہو جائیں گے!

چونکہ اذان ہو چکی تھی نہ معلوم کتنا وقت صرف ہوگا۔ بایں خیال حضور (امام احمد رضا) نے فرمایا:

ہماری نماز کا وقت ہے، ٹھہر جاؤ۔ اس کے بعد جو سوال کرو گے ان شاء اللہ تعالیٰ جواب دیا جائے گا۔

وہ کہنے لگا:

ایک سوال تو یہی ہے کہ آپ کے یہاں عبادت کے پانچ وقت کیوں مقرر ہیں۔ پرمیشر کی عبادت جتنی بھی کی جائے اچھا ہے؟

(اس پر) مولانا نعیم الدین صاحب نے فرمایا یہ اعتراض تو خود تمہارے اوپر آتا ہے، مولانا رحم الٰہی صاحب نے فرمایا میرے پاس ستیارتھ پرکاش (ہندوؤں کی مذہبی کتاب) مکان پر موجود ہے، ابھی منگوا کر دکھا سکتا ہوں۔ الغرض طے پایا کہ جب تک کتاب آئے نماز پڑھ لی جائے، وہ اتنی دیر پھاٹک میں بیٹھا رہا بعدہ (امام احمد رضا سے مکالمہ کرتے ہوئے) مندرجہ ذیل سوالات پیش کیے۔

سوال (۱): اگر قرآن، اللہ کا کلام ہے تو) قرآن تھوڑا تھوڑا کیوں نازل ہوا ایک دم کیوں نہ آیا جبکہ وہ خدا کا کلام ہے خدا تو قادر تھا کہ ایک ساتھ اتار دیتا؟

سوال (۲): (آپ حضرات کے بقول) آپ کے نبی کو معراج کی رات خدا نے (آسمانوں پر) بلایا تو انہیں پھر دنیا میں واپس کیوں کیا، وہ تو اسے محبوب تھے؟

سوال (۳): عبادت پانچ وقت (کیوں) کے متعلق ستیارتھ پرکاش کی عبارت دیکھنا مشروط ہوئی۔

مذکورہ بالا سوالات سن کر حضور نے فرمایا:

میں تمہارے سوالوں کے جوابات ابھی دیتا ہوں مگر تم نے جو وعدہ کیا ہے اس پر قائم رہو (گے نا)؟

اس نے کہا ہاں میں پھر کہتا ہوں کہ اگر میرے سوالات کے جوابات آپ نے معقول دے دیے تو میں مسلمان ہو جاؤں گا اور بیوی بچوں کو بھی لا کر مسلمان کرا دوں گا۔ جب خوب قول و قرار اور پختہ وعدہ کر لیا تو حضور نے فرمایا:

پہلے سوال کا تو جواب یہ ہے کہ جو شے عین ضرورت کے وقت دستیاب ہوتی ہے اس کی وقعت دل میں زیادہ ہوتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو بتدریج نازل فرمایا۔ (پھر فرمایا) انسان بچہ کی صورت میں آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر بوڑھا' اللہ تو قادر تھا، بوڑھا ہی کیوں نہ پیدا فرمایا! (پھر فرمایا) انسان کھیتی کرتا ہے پہلے پودا نکلتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد اس میں بالی آتی ہے۔ اس کے بعد دانہ برآمد ہوتا ہے۔ وہ تو قادر تھا کہ ایک دم غلہ کیوں نہ پیدا فرمایا۔

اس کے بعد ستیارتھ پرکاش آ گئی جس میں حسب ذیل عبارتیں موجود تھیں۔ باب تیسرا (تعلیم) پندرہواں ہیڈنگ:

"اگنی ہوتر صبح و شام دو ہی وقت کرے"۔

باب چوتھا (خانہ داری) ۶۳ ہیڈنگ:

"سندھیا دو ہی وقت کرنا چاہیے"۔

ان عبارات کو سن کر بجز قائل ہونے کے چارہ ہی کیا تھا لہٰذا اعتراف کرتے ہوئے معراج شریف والے سوال کا جواب چاہا کہ آپ کے نبی کو معراج کی رات خدا نے بلایا تو انہیں پھر دنیا میں واپس کیوں کیا، وہ تو اسے محبوب تھے؟

اس کی نسبت حضور نے ارشاد فرمایا:

اسے یوں سمجھو کہ ایک بادشاہ اپنے مملکت کے انتظام کے لیے ایک نائب مقرر کرتا ہے وہ صوبہ یا نائب بادشاہ کے حسب منشا خدمات انجام دیتا ہے۔ بادشاہ اس کی کارگزاریوں سے خوش ہو کر اپنے پاس بلاتا ہے اور انعام و خلعت فاخرہ عطا فرماتا ہے نہ یہ کہ اسے بلا کر معطل کر دیتا ہے اور اپنے پاس روک لیتا ہے!

(امام احمد رضا کے یہ دلنشین جوابات) سن کر اس نے کہا کہ آپ نے میری پوری تشفی فرما دی (آج مجھے میرے سب سوالوں کا جواب مل گیا، آپ نے مجھے خوب مطمعن کر دیا) اور میری سمجھ میں خوب آ گیا، میں ابھی جا کر بیوی اور بچوں کو لاتا ہوں اور خود بھی مسلمان ہوتا ہوں اور ان کو بھی مسلمان کراتا ہوں۔

(ماخوذ از: حیات اعلیٰ حضرت، از علامہ ظفر الدین قادری رضوی بہاری، ج: اول، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۳ء، ص: ۳۰۵)

✪✪✪

ترک موالات کا درست مفہوم

(امام احمد رضا کی تصنیف المحجۃ المؤتمنہ کی روشنی میں)

مولانا صابر رضا محب القادری نعیمی، انڈیا

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام امن وامان، عدل وانصاف اور محبت ورواداری کا دین ہے۔ رنگ ونسل ذات برادری خواہ وہ عربی ہو یا عجمی سب کے ساتھ جائز اصولوں کے تحت معتدل تعلقات کے جواز کا قائل ہے لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ہم اسلام کے دشمن کفار ومشرکین سے دوستی کر بیٹھیں۔ ان کو اپنا راز دار بنالیں۔ اپنے دین وایمان اور آخرت کا سودا کرلیں۔ کفر وارتداد کے نجس پیکر میں خود کو جھونک دیں اور اپنی خودی سے غافل ہوجائیں۔

یہ ساری باتیں میں اس لیے بھی لکھ رہا ہوں کہ اس وقت کے روح فرسا حالات آپ پر مخفی نہیں۔ آزاد خیال مسلمانوں نے کفر وایمان کی تمیز کھودیا ہے اور ایک بڑا طبقہ کفار ومشرکین سے دوستی کرنے اور ناجائز محبت کے آڑ میں کفر وارتداد کی بھینٹ چڑھ رہا ہے۔ ناجائز محبت کے نام پر خفیہ ملاقات، رسم وراہ، ہوٹل، پارک اور اسکول کالج تک صرف محدود نہیں بلکہ یہ ناجائز حرام محبت گھر کی فصیلوں کو پھاند کر چور دروازے سے گھس جاتی ہے۔ طرفہ یہ کہ والدین بروقت اس پر کوئی ایکشن بھی نہیں لیتے اور لیں بھی کیوں؟ آزاد فکر روشن خیال لبرل ہیں نا! اسلام تو برائے نام ہے۔ دعویٰ مسلمانی کا اور دور دور تک اسلام سے کوئی علاقہ نہیں۔

انجام یہ ہوتا ہے کہ عزت بھی گئی دین بھی گیا ایمان بھی گیا اور نوبت ایں جارسید کہ جان بھی گئی۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

اے کاش اگر ہمارا رشتہ قرآن اور حدیث سے مربوط ہوتا تو یہ ذلت جو باعث ذلت ہے اور سبب نار جحیم ہے ہم اس کے فریب میں ہرگز نہ آتے۔ ؎

نہ کھلتے راز سربستہ نہ رسوائیاں ہوتی

جو دوستی اور محبت مسلمان عورتوں کے لیے مسلمان مردوں سے جائز نہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کفار ومشرکین، اللہ عزوجل اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ جائز ہو جائے۔ الولاء والبراء یہ دو معروف اصطلاحیں ہیں، مطلب اللہ عزوجل کے دوستوں سے دوستی اور اس کے دشمنوں سے دشمنی الحب للہ والبغض للہ یہ واجب ہے اس کے بغیر ایمان متصور نہیں، اور یہ بھی سچ ہے کہ اسلام غیر مسلموں سے پرامن تعلقات کے قیام وفروغ سے نہیں روکتا، مسلمان ہونے کی حیثیت سے جہاں مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے وہیں اپنے ملک شہر، گاؤں، سماج اور پڑوس کے غیر مسلموں کے ساتھ بہتر سلوک اور ان کے حقوق کو یقینی

بنانے پر زور دیتا ہے خاص کر ذمی مستامن اور معاہد جیسے ہندوستان کہ یہاں کے آئین میں یہ بات شامل ہے کہ یہاں ہندو مسلم سکھ عیسائی سمیت دیگر تمام قوموں کے درمیان ایک معاہدہ ہے کہ یہ ایک دوسرے کی جان و مال کو اذیت نہیں پہنچا سکتے، قانوناً سب کو مساویانہ زندگی گزر بسر کرنے کا حق ہے۔اس معاہدہ کے تحت اس کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں حالانکہ موجودہ صورت حال اس کے برعکس ہے یہاں کی دوسری بڑی اکثریت مسلمان آئے دن ظلم تعدی جبر واستحصال اور ماب لنچنگ اجتماعی غنڈہ گردی کا شکار ہورہی ہے۔ملک عزیز (انڈیا) کی زمین مسلمانوں پر تنگ کی جارہی ہے اور اب جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا نوجوان مسلم لڑکیوں کو یرغمال بنا کر کفر وارتداد کا گھناونا کھیل کھیلا جارہا ہے۔

ایسے موقع سے وقت کے عظیم عالم ربانی مجدد اعظم امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان جنھوں نے ہر شعبہ حیات میں اُمت مسلمہ کی رہنمائی کی ہے آج ضرورت ہے دین وایمان کی محافظت کے لیے ان کی کتابوں سے استفادہ کریں اور انکی روح بخش قلمی شہ پاروں کی روشنی میں قرآن وحدیث کو سمجھیں یقین جانیں کہ معاشرہ میں انقلاب آئے گا۔صالحیت ضرور غالب آئے گی۔آیئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے رسالہ"المحجۃ المؤتمنہ" کی روشنی میں موالات کفار ومشرکین سے دوستی اور معاملت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قارئین المحجۃ المؤتمنہ دراصل دو استفتاء کے جواب میں ایک تحقیقی فتویٰ اور علمی گوہر نایاب ہے۔آزادی سے قبل 1920 میں گاندھی جی کے ایما پر ایک تحریک ترک موالات چلائی گئی تھی۔اس تحریک کا مقصد یہ تھا کہ خاص انگریزوں سے ترک موالات میں سب ایک ہوجائیں اور قرآن میں جو ترک موالات کا حکم دیا گیا ہے اس سے کفار ومشرکین مستثنیٰ ہیں۔ہندو مسلم ایک قومی نظریہ کے فروغ واستحکام کے نام پر اپنی سیاست چمکائی جارہی تھی اور مسلمانوں کے وجود اور ان کے جسم وجان پر اپنی سیاسی عمارت قائم کرنے کی تگ ودو میں مذہبی لبادہ اوڑھ کر بعض مسلم دانشور بھی مجرمانہ کردار ادا کررہے تھے اس وقت کا کیا حال تھا آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی زبانی سنیں، لکھتے ہیں:

"ترکِ معاملت کو ترک موالات بنا کر قرآن عظیم کی آیتیں کہ ترک موالات میں ہیں سوجھیں مگر فتوائے مسٹر گاندھی سے ان سب میں استثنائے مشرکین کی پچر لگالی کہ آیتیں اگرچہ عام ہیں مگر ہندوؤں کے بارے میں نہیں ہندو تو ہادیان اسلام ہیں آیتیں صرف نصاریٰ کے بارے میں ہیں نہ کل نصاریٰ فقط انگریز اور انگریز بھی کل تک اس کے مورد نہ تھے حالت حاضرہ سے ہوئے:

> ایسی ترمیم شریعت وتغیر احکام وتبدیل اسلام کا نام خیر خواہی اسلام رکھا ہے ترک موالات کفار میں قرآن عظیم نے ایک دو دس بیس جگہ تاکید شدید پر اکتفا نہ فرمائی بلکہ بکثرت جابجا کان

کھول کھول کر تعلیم حق سنائی اور اس پر بھی تنبیہ فرمادی کہ: قد بیّنا لکم الاٰیات لعلکم تعقلون (سورہ آل عمران آیۃ: ۱۱۷) ہم نے تمہارے لیے آیتیں صاف کھول دی ہیں اگر تمہیں عقل ہو۔ مگر تو بہ کہاں عقل اور کہاں کان یہ سب تو وداد ہنود پر قربان لاجرم ان سب سے ہندوؤں کا استثنا کرنے کے لیے بڑے بڑے آزاد لیڈروں نے قرآن عظیم میں تحریفیں کیں آیات میں پیوند جوڑے پیش خویش واحد قہار کو اصلاحیں دیں ان کی تفصیل گزارش ہو تو دفتر طویل نگارش ہو"۔

انہیں سارے مفاسد اور تخاریب کے سبب جو کہ ایمان کے لیے سم قاتل ہیں اما احمد رضا نے اس تحریک کی مخالفت فرمائی۔ لیکن بدگمانی کا شکار نہ ہوں کہ آپ ترک موالات کے قائل نہ تھے یا پھر برٹش گورنمنٹ کے حامی تھے، نہیں ہرگز نہیں آپ ان کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں تو روز روشن کی طرح آپ پر یہ آشکارا ہو جائے گا کہ وہ انگریز حکومت سے اس قدر متنفر تھے کہ لفافے پر ہمیشہ ٹکٹ اُلٹا لگاتے اور برملا فرماتے کہ میں نے جارج پنجم کا سر نیچے کردیا تحریک ترک موالات کے حامیِ موالات محمد علی اور مولانا شوکت علی یہ دونوں اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی تحریک میں شمولیت کی دعوت دی تو آپ نے صاف صاف فرمایا مولانا میری اور آپ کی سیاست میں فرق ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کے حامی ہیں میں مخالف ہوں اس جواب سے علی برادران ناراض ہوئے تو آپ نے تالیف قلب کے لیے مکرر فرمایا مولانا میں ملکی آزادی کا مخالف نہیں ہندو مسلم اتحاد کا مخالف ہوں۔

(اعلیٰ حضرت کی مذہبی سیاسی خدمات مطبوعہ عرفات شمارہ اپریل 1970 بحوالہ فاضل بریلوی اور ترک موالات)

آپ علیہ الرحمہ بھی ترک موالات کے قائل تھے لیکن کسی قوم کی استثنا کیے بغیر انگریز سے نفرت وعداوت کی آڑ میں دوسرے کفار و مشرکین سے ایسی محبت کے قائل نہ تھے کہ کفر و شرک حق و باطل صحیح وغلط اور حلال وحرام کے سارے امتیازات یکسر ختم ہو جائیں اور آنے والی نسلوں کو دوستی کے نام پر کفر و شرک ارتداد و انحراف اور دین بیزاری کی کھلی چھوٹ مل جائے۔ کفار و مشرکین کا استثنا اور اپنے من سے ارشاد ربانی کا رخ کسی خاص قوم کی جانب موڑ دینا اور کفار کی غلامی کا طوق اپنی گردنوں میں ڈال کر اسلامی شعار مساجد کی حرمت کو پامال کرنا اور پھر ان کے مذہبی شعار کو اپنانا یہ سارا کچھ اس زمانے میں ہو رہا تھا اور آج بھی ہو رہا ہے جو کہ نقلاً وعقلاً کسی بھی صورت میں درست نہیں، یہ قرآن عظیم میں معنوی تحریف اور من گھڑت تاویلات ہیں۔ اسلام و کفر کے نظریات کبھی ایک نہیں ہوسکتے لوگوں نے ایک کرنے کے چکر میں کیا کیا فتنہ سامانیاں کیں!

ہندوستان کے دورِ اکبری میں بھی ہندو مسلم اتحاد کے نام پر کفر وضلالت کی ایسی مذموم فضا ہموار ہوئی تھی اور کفر

و ایمان کا فرق مٹا جا رہا تھا تو اس دور میں امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ نے دو قومی نظریہ کا احیا فرما کر کفر و شرک کے گرد و غبار سے اُمت کو نکالا تھا اور بعینہٖ یہی صورت جب چودہویں صدی ہجری میں اُبھر کر آئی اور اچھے اچھے پڑھے لکھے لوگ اپنے دین و ایمان کا سودا کرنے لگے تو ایسے موقع سے مجدد اعظم امام احمد رضا قادری بریلوی نے پھر سے دنیا کو دو قومی نظریہ کا سبق پڑھایا اور قرآن حکیم کے روشن دلائل احادیث مبارکہ کے واضح شواہد ائمہ فقہا کے تابناک ارشادات کی روشنی میں ”المحجۃ الموتمنہ“ تحریر فرمایا اور ترک موالات ایک قومی نظریہ کے قائلین کو اپنے انجام تک پہنچایا اور اُمت مسلمہ کی رہنمائی کرتے ہوئے مسلم اور غیر مسلم کے درمیان باہمی تعلقات کو بحال رکھنے کا ایک درمیانی راستہ تحریر فرمایا۔

تعلقات کی بنیادی دو قسم ہیں:

(۱) معاملات: معاملات کہتے ہیں جس کا تعلق امور دنیا سے ہو لیکن شرعی دائرہ میں ہو جیسے خرید و فروخت لین دین قرض اُدھار نقد وغیرہ۔

(۲) موالات: موالات یہ ولاء ولی سے مشتق ہے اس کے معنی قربت، محبت، دوستی اور قلبی وابستگی کے ہیں۔

معاملات اور موالات کے احکام: معاملت مجرد سوائے مرتدین ہر کافر سے جائز ہے جبکہ اس میں اعانت کفر و معصیت نہ ہو نہ اضرار اسلام و شریعت ہو ورنہ ایسی معاملت مسلم سے بھی حرام چہ جائیکہ کافر قال تعالیٰ عزوجل:

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ

”گناہ ظلم پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو“ (المحجۃ الموتمنہ)

خلاصہ یہ ہے کہ مجرد معاملت ہر کافر سے جائز ہے خواہ وہ کسی دھرم کا پیروکار ہو اعانت کفر و معصیت پر مدد مطلب ان کے کفریہ شرکیہ افعال و اعمال پر مدد نہ ہو اور معاملت میں اسلام کو ضرر نقصان نہ پہنچے ایسی معاملت جس میں گناہ اور ظلم پر مدد ہو یہ مسلمانوں سے بھی ناجائز ہے جیسا کہ بہت سے مسلمان کفار کے تہوار اور مذہبی مراسم میں شریک ہوتے اور مبارک بادیاں پیش کرتے ہیں اور بہت سے مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو شراب، جوا، چوری، زنا، رشوت، سود، بیاز اور ظلم و زیادتی پر اُبھارتے ہیں یہ سب شرعاً مذموم اور ناجائز ہیں۔

موالات کا حکم:

موالات مطلقاً ہر کافر اور ہر مشرک سے حرام ہے اگر چہ ذمی مطیع اسلام ہو اگر چہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا قریب ہو:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ

”تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالفوں سے اگر چہ وہ ان کے باپ بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں“ (سورہ مجادلہ، آیت: ۲۲)

امام احمد رضا فرماتے ہیں:

"تحقیق مقام یہ ہے کہ موالات کی دو قسمیں ہیں: اول حقیقیہ: جس کا ادنیٰ رکن یعنی میلان قلب ہے پھر وداد پھر اتحاد پھر اپنی خواہش سے بے خوف واقع انقلاب پھر تبتل یہ بجمیع وجوہ ہر کافر سے مطلقاً ہر حال میں حرام ہے قال تعالیٰ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے (سورہ ھود آیت: ۱۱۳) مگر میل طبعی جیسے ماں باپ اولاد یا زن حسینہ کی طرف کہ جس طرح بے اختیار ہو زیر حکم نہیں پھر بھی اس تصور سے کہ یہ اللہ ورسول کے دشمن ہیں ان سے دوستی حرام ہے۔ دوم موالات صوریہ: کہ دل اس کی طرف اصلاً مائل نہ ہو مگر برتاؤ وہ کرے جو بظاہر محبت ومیلان کا پتہ دیتا ہو یہ بحالت ضرورت ومجبوری صرف بقدر ضرورت و مجبوری مطلقاً جائز ہے قال تعالیٰ: اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً مگر یہ کہ تمہیں ان سے پورا واقعی خوف ہو (سورۃ آل عمران ۲۸)

امام اہلسنت اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"بقدر ضرورت یہ کہ مثلاً صرف عدم اظہار عداوت میں کام نکلتا ہو تو اسی قدر پر اکتفا کرے اور اظہار محبت کی ضرورت ہو تو حتی الامکان پہلو دار بات کہے صریح کی اجازت نہیں اور بے اس کے نجات نہ ملے اور قلب ایمان پر مطمئن ہو تو اس کی بھی رخصت اور اب بھی ترک عزیمت"

ایک دوسرے مقام پر آپ لکھتے ہیں:

"حتیٰ کہ صوریہ کو بھی شرع مطہر نے حقیقیہ کے حکم میں رکھا قال تعالیٰ یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ (سورہ ممتحنہ: ۱) اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم تو ان کی طرف محبت کی نگاہ ڈالتے ہو اور وہ اس حق سے کفر کر رہے ہیں جو تمہارے پاس آیا"۔

آگے فرماتے ہیں:

""یہ موالات قطعاً حقیقیہ نہ تھی کہ نزول کریمہ در بارہ سیدنا حاطب بن بلتعہ احد اصحاب البدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے کما فی صحیح البخاری ومسلم۔ تفسیر علامہ ابوالسعود میں ہے: فیہ زجر شدید للمومنین عن اظہار صورۃ الموالاۃ وان لم تکن موالاۃ فی الحقیقیہ اس آیۃ کریمہ میں مسلمانوں کو سخت جھڑکی ہے اس بات سے کہ کافروں سے وہ بات کریں جو بظاہر محبت ہو اگرچہ حقیقت میں دوستی نہ ہو مگر

صورۃ یہ ضرور یہ خصوصاً با کراہ قال تعالیٰ:
إِلَّا أَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً "مگر یہ کہ تمہیں ان سے پورا واقعی خوف ہو" (سورۃ آل عمران ۲۸)
قال تعالیٰ: إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْإِيْمَانِ (سورۃ نحل آیت:۱۰۶) مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو"۔

المختصر تفصیل مطلوب ہو تو آپ المحجۃ الموتمنہ کا مطالعہ کریں۔ امام احمد رضا کی مومنانہ عارفانہ فراست فقہی بصیرت محدثانہ عظمت تفسیری مہارت صائب فکر ونظر طرز استدلال اور درجنوں کتب تفسیر حدیث وفقہ کے حوالے دیکھ کر آپ ایمانی حلاوت محسوس کریں گے اور اپنے اس محسن کو خراج عقیدت پیش کرنے پر مجبور ہوں گے اگر بروقت انہوں نے اس پر قلم نہ اُٹھایا ہوتا تو آج من کل الوجوہ کفر وایمان کا ادغام ہو گیا ہوتا اس لیے بھی کہ ترک موالات کے نام پر انگریزوں سے دشمنی اور ھنود سے دوستی یہ دورخی ذہنیت کا انجام کیا ہوتا ہمارے اسلاف مجاہدین کی قربانیوں کے نتیجہ میں انگریز تو ملک چھوڑ کر بھاگ گیا لیکن ان کا دوست آج بھی اکثریت میں ہے اور آئین و دستور کی پرواہ کیے بغیر دوستی کے دم بھرنے والوں کا جینا دوبھر کر رکھا ہے غلامانہ زندگی گزارنے پر مجبور کر رہا ہے اور دوسری جانب ہماری نسل دوستی کے نام پر کفر وارتداد کو گلے مل رہی ہیں۔ یہ سب ترک موالات کے غلط مفہوم اور قرآن میں معنوی تحریف کے اثرات ہیں اے کاش اگر موالات کے حقیقی مفہوم سے قوم کو روشناس کرایا جاتا اور مجرد معاملت کی ترغیب دی جاتی تو آج حال یہ نہیں ہوتا جو ہم اور آپ دیکھ رہے ہیں۔

لیکن باوجود کفر و ارتداد ظلم و جبر اور ناجائز وحرام تعلقات کے طوفان بلاخیزی میں بھی جو کچھ اسلامی رمق باقی ہے تو یہ سب امام احمد رضا فاضل بریلوی اور ان کے معاصر علمائے کی تحریر وتقریر اور قربانیوں کے مثبت اثرات ہیں۔

یاد رکھیں کفار ومشرکین سے موالات یعنی دوستی کی کوئی صورت نہیں ان کو اپنا راز دار بنانا ان کے کفر پر راضی ہونا ان کے شعار کو اپنانا اس پر مبارک باد پیش کرنا ان کو اپنے آپ پر ترجیح دینا ان کی مشابہت اختیار کرنا لڑکیوں کا ان کے لڑکوں سے اور لڑکوں کا ان کی لڑکیوں سے محبت تعلق یہ سب بہرصورت ناجائز وحرام ہیں۔ بعض صورتوں میں مردوں کے لیے رخصت ہے لیکن عزیمت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہر حال میں باطل کے سامنے استقامت فی الدین کا مظاہرہ کریں اور اپنے عقائد ونظریات پر ڈٹے رہیں اور اس کے لیے انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام صحابہ تابعین حسنین کریمین شہدائے کربلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور پھر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا سمیت تمام صالحین بزرگان دین کی حیات کے تابندہ نقوش اور ان کی استقامت عزیمت ہمارے لیے بہتر مثال ہیں۔

(https://alrazanetwork.com/?p=12476)

✪✪✪

امام احمد رضا کے

پیغام عشق و عرفان کی گونج

★★★★★★ علامہ یٰسین اختر مصباحی (بانی و صدر دارالقلم، نئی دہلی، انڈیا) ★★★★★★

بِفَضْلِهٖ تَعَالیٰ، فقیر کی کتاب ''امام احمد رضا ، اربابِ علم و دانش کی نظر میں'' ہندو پاک کے دینی و علمی حلقوں میں کافی مقبول ہوئی اور اب تک اس کے ایک درجن ، یا اس سے زائد ایڈیشن، نکل چکے ہیں۔

مزید نظرِ ثانی اور کمپوزنگ کے ساتھ، اس کا تازہ نسخہ شائع ہوا۔ اِس کتاب کو پڑھ کر قاری کے ذہن میں امام احمد رضا بریلوی کے حالات و خدمات کا ایک پُرکشش اور دل نشیں نقش اُبھرتا ہے اور اس کے اندر، مزید علم و مطالعۂ رضویات کی ایک خواہش اور جستجو پیدا ہوجاتی ہے، جو اِس کتاب کا اصل فائدہ اور اس کا بنیادی مقصد ہے۔

امام احمد رضا کے اَحوال اور بنیادی افکار و خیالات سے واقف ہونے کے ساتھ اس کتاب کا قاری، کچھ دیر کے لیے تخیُّلاتی و تصوراتی طور پر اُس محفلِ ذکر و فکر و مجلسِ علم و حکمت و بزمِ فضل و کمال میں اپنے آپ کو موجود پاتا ہے جس کے بارے میں حضرت مولانا ظفر الدین قادری رضوی، عظیم آبادی (م۔ ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۲ء) تلمیذ و خلیفۂ امام احمد رضا تحریر فرماتے ہیں کہ:

اعلیٰ حضرت (امام احمد رضا) کی مجالس میں ، عموماً، چار باتیں ہوا کرتی تھیں:

اول: قرآن مجید، یا۔ حدیث شریف کا ترجمہ اور اس کے متعلق علمی باتیں۔

دوم: مسائلِ فقہیہ جُزئیہ کا بیان۔

سوم: بزرگانِ دین کے حالات و واقعات و کرامات کا ذکر۔

چہارم: بدمذہبوں کا، رَدّ و تردید۔

(ص ۵۵۰۔ حیاتِ اعلیٰ حضرت، مکمل مطبوعہ لاہور ۲۰۰۳ء)

بِحَمْدِهٖ تَعَالیٰ آج، لکھنے پڑھنے کا شعور، نسبۃً کچھ زیادہ بیدار ہے۔ اور اسلامیات و فقہیات کے بعد اصحابِ علم و قلم کے درمیان رضویات کا دائرہ، کافی وسیع ہوچکا ہے۔ دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں میں ریسرچ کرنے والوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ بغدادِ مقدس میں ڈاکٹر محمد مجید اَلسَّعید ، ڈاکٹر اَلسَّیّد عبدالرحمن اَلعُبید ی، ڈاکٹر عماد عبدالسلام روَف ، قاہرہ میں ڈاکٹر حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ، ڈاکٹر حسین مجیب مصری، ڈاکٹر محمد عبدالمنعم خفاجی، ڈاکٹر رزق مرسی ابوالعباس وغیرہ نے اس باب میں اپنی دل چسپی و پیش قدمی سے عالَمِ عرب کو خاصی حد تک رضویات کی طرف متوجہ کرلیا

ہے۔ امریکہ میں ڈاکٹر مِسز اوشا سانیال بھی اس موضوع پر مسلسل لکھ رہی ہیں۔

ڈاکٹر حازم محفوظ نے اتنا مواد عربی زبان میں پیش کر دیا ہے کہ ''اَلْمُتَخَصِّص فِي الدِّرَاسَاتِ الرَّضْوِيه'' کہے جانے کے وہ بجا طور پر مستحق ہو چکے ہیں اور اس لحاظ سے انھیں قاہرہ کا ''پروفیسر محمد مسعود احمد'' کہا جانا چاہیے۔

ہندو پاک کے کئی معروف و مقتدر اصحابِ علم و فضل اور مشہور ادارے مدتوں سے رضویات کی تحقیق و ریسرچ اور پیغامِ رضا کے فروغ و اشاعت میں منہمک ہیں جن میں کراچی کے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو قائدکی حیثیت حاصل ہے اس ادارہ کے قلم کار مولانا سید ریاست علی قادری، علامہ شمس صدیقی بریلوی، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، مولانا وجاہت رسول قادری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری وغیرہ کی نئی نئی تخلیقات و تحقیقات اہل دانش ہی نہیں علماء و مشائخ کی معلومات میں بھی اضافے کا باعث بنتی ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ ان سب کی مشترکہ کد و کاوش سے امام احمد رضا کے فضل و کمال کا پرچم شرق و غرب میں لہرانے لگا ہے۔ امام احمد رضا کے پیغامِ عشق و عرفان کی گونج بحر و بر میں سنائی دے رہی ہے اور خدماتِ رضویہ کے اعتراف میں ہزاروں لاکھوں اصحابِ محبت و عقیدت، رَطبُ اللِّسان ہو چکے ہیں۔

یہ درحقیقت صدقہ ہے اِس کا کہ جو امام احمد رضا نے محبوبِ کردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعتوں اور عظمتوں کے صبح و شام ترانے گائے اور جلوہ ہے اِس کا کہ:ـ

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّداً بِمَقَالَتِي
لٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدٍ

وَ رَفَعْنَالَكَ ذِكْرَك کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا، ذکر ہے اونچا تیرا

فرش والے، تیری شوکت کا عُلُو کیا جانیں
خسروا! عرش پہ اُڑتا ہے، پھریرا تیرا

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی عالم اسلام کو مخلصانہ تجاویز

(۱) تمام مسلم ممالک کی فوج ایک کر دی جائے جیسے کہ یورپ کے ممالک کی ایک فوج ہے۔ (۲) تمام ممالک اپنی ایک کرنسی کر لیں اور اسی کرنسی سے لین دین کریں۔ (۳) مسلم ممالک تمام مسلمانوں کے لیے اپنے ممالک کے دروازے کھول دیں یعنی VISA کی شرط ختم کر دیں جس طرح یورپ میں ایک دوسرے کے ممالک میں بآسانی جایا جا سکتا ہے۔ (۴) تمام اسلامی ممالک پہلے اپنے مسلمان ملکوں سے تجارتی لین دین کریں، خاص کر کھانے کی تمام اشیاء پہلے اپنوں ہی کو بیچیں خریدیں تاکہ تمام دولت ہمارے مسلم ممالک کے پاس ہی رہے، اور مسلم ممالک ترقی کریں۔



https://www.youtube.com/@IdaraAalaHazrat

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے

"سوشل میڈیا چینل" کی افتتاحی تقریب

★★★★★ (رپورٹ: محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی/ سید محمد خالد قادری) ★★★★★

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی کی بین الاقوامی سطح پر لٹریچری خدمات سے ایک زمانہ واقف ہے لیکن چونکہ آج کل الیکٹرونک میڈیا اور سوشل میڈیا (ویب سائٹ، یو ٹیوب۔ فیس بک، واٹس ایپ، آئی ایم او، بیگو، انسٹا گرام وغیرہ)' پرنٹ میڈیا سے کہیں آگے ہیں' ان جدید ذرائع ابلاغ کو اپناتے ہوئے ادارے نے سوشل میڈیا چینل قائم کرنے کا فیصلہ کیا جبکہ اس سے قبل گزشتہ تین برس سے ماہ نامہ معارف رضا کا سوشل میڈیا ایڈیشن عالمی سطح پر مفت جاری ہے۔

ادارہ کے سوشل میڈیا چینل کی افتتاحی تقریب، ۹ ستمبر ۲۰۲۳ء بروز منگل بہادر یار جنگ اکیڈمی' کراچی میں منعقد کی گئی جس سے صدر ادارہ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری اور جنرل سکریٹری علامہ مفتی سید زاہد سراج القادری کے ساتھ ساتھ مقتدر اہل علم و دانش نے شرکت کی جن میں پروفیسر محمد شعیب قادری، ڈاکٹر محمد عارف خان ساقی، پروفیسر انوار الحق، میر امام علی، عزیز الدین خاکی، یونس برکاتی، ڈاکٹر

حافظ محمد سہیل شفیق، ڈاکٹر محمد داؤد عثمانی، غیاث احمد، محمد عامر، محمد احمد صدیقی، فیصل محبوب، ڈاکٹر فیاض احمد شاہین، کرنل جواد رضا خان قادری، علامہ محمد فیصل عزیز بندگی، ڈاکٹر محمد طاہر قریشی، منصور حسن قادری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، ڈاکٹر سید وسیم الدین، علامہ کامران شیخ سہروردی، انور سادات، محمد ابرار حسین، محمد محمود، راؤ محمد آفاق، ڈاکٹر سید مشکوٰۃ علی، ندیم ہاشمی، ڈاکٹر عزیز احسن، محمد قمر خان رحمانی، محمد مدثر طارق، پروفیسر محمد کاشف قادری، پروفیسر غلام سرور، محمد سفیان پٹنی، عبدالمصطفیٰ علامہ ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی، محمد بلال، سید عبدالقادر، سید محمد مبشر اللہ رکھا قادری، جسٹس حافظ محمد برہان الدین سہروردی، سید اعجاز الدین سہروردی، عطاالرحمٰن کلیم الدین خان، سید آفتاب، رئیس قادری، شیخ محمد وامق احمد انصاری، مفتی محمد ندیم صدیقی، ڈاکٹر محمد یونس قادری، مولانا محمد ندیم اختر القادری، محمد امتیاز فاروق، حامد حسین کریمی، محمد مقصود حسین قادری اویسی، سید محمد اطہر قادری، محمد اویس احمد، قمر الدین، ڈاکٹر محمد احسن عزیز، پیر سید اسداللہ جنیدی، محمد افضل حسین نقشبندی، قاری محمد نورالاسلام، صاحبزادہ محمد موسیٰ رضا قادری، حکیم محمد کاشف قادری، ذیشان علی شاہ، محمد اشرف رشید، محمد ندیم رشید خان، اظہر آفتاب، محمد سہیل حیدری، شفیق الرحمٰن، ضیاء الحق، محمود الحسن اشرفی، محمد شفیع، صداقت علی قریشی، سید مسعود احمد غازی، عبدالواجد قادری، قاری اسدالحق اور سید محمد خالد قادری وغیرہ نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا، علامہ محمد فیصل بیگ بندگی نے نظامت کی، اسٹیج پر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کی مجلس عاملہ کے تمام اراکین کے ساتھ مقتدر شخصیات تشریف فرما تھیں۔ صدر ادارہ پروفیسر ڈاکٹر مجیداللہ قادری نے صدارتی خطاب میں ادارہ کی کارکرگی اور سوشل میڈیا چینل کی اہمیت و افادیت بتاتے ہوئے کہا کہ آج 22 صفرالمظفر 1445ھ 11 ستمبر 2023ء ہے۔ تمام حاضرین محفل کو امام احمد رضا خان محمدی، سنی، حنفی، قادری برکاتی، محدث بریلی کے 105 ویں عرس مبارک کے موقع پر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے یوٹیوب چینل کی افتتاحی تقریب میں ناچیز خوش آمدید کہتا ہے۔ نہ صرف میری جانب سے بلکہ ادارے کی پوری ٹیم یعنی مفتی سید زاہد سراج قادری، مفتی ندیم قادری، مولانا ندیم اختر القادری پروفیسر ڈاکٹر محمد یونس قادری، محترم جناب حامد حسین کریمی محترم جناب مقصود حسین قادری اویسی نوشاہی اور محترم المقام جناب امتیاز فاروق صاحب۔ ساتھ ہی ہماری میڈیا سیل کی ٹیم کے ممبران جناب عزت مآب، نبیرہ اعلیٰ حضرت جواد رضا خان قادری ابن محترم جناب حمید خان قادری یزدانی (سابق صدر ادارہ ھٰذا) چیف کوآرڈینیٹر محترم علامہ فیصل عزیز بندگی، ایڈیٹر سوشل میڈیا سیل عزیزی سید محمد اطہر قادری، اور معاون ایڈیٹر سوشل میڈیا سیل عزیزی ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کی طرف سے بھی دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید۔

آج ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو قائم ہوئے

45 سال مکمل ہو گئے کہ محترم سید ریاست علی قادری نوری بریلوی نے اسلام کی پندرہویں صدی ہجری کے موقع پر اپنے علمی و قلمی احباب محترم المقام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی دہلوی (م۔2008ء) حضرت علامہ مولانا شمس الحسن شمس بریلوی صدیقی (م۔1997ء)، حضرت مولانا الحاج شفیع محمد قادری حامدی (م۔2005ء)، کے ساتھ مل کر اس ادارے کی بنیاد (1400ھ/ 1980ء) میں رکھی تھی۔ احقر 1982ء میں اس جماعت کے ساتھ شامل ہوا اور آج 43 برس کی رفاقت حاصل ہے مگر ادارے کے تمام اسلاف برزخی دنیا میں شادمانی فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی خدمات کو قبول فرمائے۔ (آمین)

اسلامی اعتبار سے ادارہ کے قیام 1400ھ کے بعد آج ادارہ کی مجلس منتظمہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا یوٹیوب چینل کا اجرا کر رہی ہے اور اس کی تاسیس اور قیام کے موقع پر آپ سب شامل ہیں اور تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ آپ سب کا نام تاریخ میں محفوظ رکھا جائے گا۔ الحمدللہ:

أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ

"یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی" (المجادلہ:22)

امام احمد رضا خان جو اپنے زمانے کے اعتبار سے 55 علوم و فنون کے ماہر تھے اور آج کی تاریخ کے اعتبار سے 75 نہیں، 100 نہیں بلکہ اکثر علوم و فنون کے ماہر تھے جس کا ثبوت ان کی ہر علم و فن میں تصنیف موجود ہے۔ جن کی تعداد 1000 کے لگ بھگ ہے۔ انہوں نے خود علم الاعداد کے اعتبار سے اپنی ولادت کی تاریخ سورہ مجادلہ کی آیت نمبر 22 کے ایک کلمہ سے نکالی تھی جس کی رو سے ایمان کامل اللہ نے ان کے دل پر نقش کر دیا تھا اور انہوں نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ اگر میرے دل کے دو حصے کیے جائیں تو ایک پر لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھا ہوگا۔ آپ کے چھوٹے بیٹے بقول آپ کے وقت کے ولی کامل حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا فرماتے ہیں۔

خدا ایک پر ہو تو اک محمد پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں

آج الحمدللہ ادارہ ھٰذا امام احمد رضا کی تعلیمات کو بالخصوص ادارہ کی جانب سے تمام قلمی مواد سے سوشل میڈیا کے توسل سے یوٹیوب چینل پر ثبت کرنے کی ابتدا کر رہا ہے۔ اس موقع پر ادارے کے چند اہم سنگ میل عرض کرتا ہوں:

(۱) 1981 تا حال ہر سال امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد (جس میں 350 سے زیادہ اسکالرز آئے) اس سال ادارہ کی 44ویں سالانہ کانفرنس نومبر میں منعقد ہوگی، ان شاء اللہ

(۲) 1981ء تا حال ہر سال سالنامہ معارف رضا کی اشاعت، 44 سالنامے 44250 x=11 ہزار صفحات، ایک ہزار مقالات۔

(۳) 1986 تا حال مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کی اشاعت 36 مجلہ (48x36=1728 صفحات) (400 پیغامات،

600 مقالات)

(۴) 2000 تا حال ماہانہ معارف رضا کی اشاعت 1223 x = 276 شمارے (14000 صفحات، 3000 قالات)

تمام سالناموں اور ماہناموں کا فقیر 43 سال سے ایڈیٹر ہے جن کے 25000 صفحات بنتے ہیں۔

دیگر مطبوعات بھی ہیں۔ اب تک 300 سے زیادہ اشاعت کی جا چکی ہیں۔ اس میں 8 Phd مقالات اور 4۔Mphil کے مقالات بھی شامل ہیں۔ امام احمد رضا کی تصانیف اور مقالات کی تعداد 30 سے زیادہ ہے۔ راقم کی اس میں الحمد للہ 50 سے زیادہ مطبوعات امام احمد رضا کے حوالے سے شائع ہو چکی ہیں۔

ادارہ کی صدارت یوں رہی:

(1) بانی و تا حیات صدر: مولانا سید ریاست علی قادری نوری 1980-1991

(2) جانشین اول: صاحبزادہ و جاہت رسول قادری ابن مولا نا وزارت رسول قادری حامدی ابن علامہ مفتی ہدایت رسول قادری خلیفہ اعلیٰ حضرت۔ 1992-2018

(3 جانشین دوم: احقر مجید اللہ قادری 2018 تا حال

احقر 1986 تا 2018 الحمد للہ 32 سال مسلسل جنرل سیکریٹری رہا۔ موجودہ جنرل سیکریٹری علامہ مولانا سید زاہد سراج القادری 2018 تا حال ہیں۔

امام احمد رضا خان جب 1294ھ میں مارہرہ شریف اپنے والد ماجد کے ساتھ سلسلہ قادریہ میں بیعت ہونے کے لیے پہنچے تو سید آل رسول قادری مارہروی نے بیعت کرتے ہی 22 سالہ فاضل نوجوان احمد رضا کو اپنے سلسلے کی تمام طریقوں کی خلافت و اجازت بھی دے دی۔ کسی کے سوال کرنے پر کہ آج تک آپ نے کسی کو بھی بغیر مجاہدے کے اپنی خلافت نہیں دی اور اس نوجوان کو آپ نے فوراً ہی تمام سلاسل کی اجازت دے دی تو فرمایا: یہ ہر لحاظ سے (علوم ظاہر اور علوم باطن) کامل میرے پاس آئے ہیں۔ ان کو مزید مجاہدے کی ضرورت نہیں اس لیے ان کو میں نے فوری اجازت دے دی کہ ان کو صرف نسبت کی ضرورت تھی اور وہ نسبت اتصال محمدی ان کو بیعت کرتے ہی حاصل ہو گئی۔ اس لیے خلافت کی اجازت دی۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کس نے کس کو کتنا فیض دیا یا فیض لیا۔ بظاہر مرشد نے کامل مرید سے فیض پایا۔ خود فرماتے ہیں کہ مرید احمد رضا سے قبل اس بات پر پریشان رہا کرتا کہ کل قیامت میں جب اللہ مجھ سے پوچھے گا کہ اے آل رسول تم میرے لیے کیا لائے؟ تو آج احمد رضا کے مرید ہونے کے بعد دل مطمئن ہو گیا اور اب احمد رضا کو رب کے حضور پیش کر دوں گا۔

وہیں اگر اعلیٰ حضرت نے پوچھا کہ مجید اللہ قادری تم ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کس کے سپرد کر کے آئے؟ تو آج میری فکر بھی ختم ہو گئی۔ راقم بروز قیامت سیدی اعلیٰ حضرت کے حضور یہ عرض کر دے گا کہ آپ کا غلام آپ کے نام کا ادارہ آپ کے پوتے حضرت علامہ حماد رضا خان

قادری نعمانی میاں کے پوتے محترم جواد رضا خاں قادری ریٹائرڈ کرنل کے سپرد کرکے آیا ہوں۔ آج سے یہ ادارہ جواد رضا خان صاحب کا ہے۔ ہم ان کے کارکن کی حیثیت سے ان کے ساتھ کام کرتے رہیں گے۔

Ph.D اور M.phil مقالات: Ph.D کے مقالات 55 سے زیادہ M.phil کے مقالات 25 سے زیادہ، سب سے پہلا Ph.D کا مقالہ پٹنہ یونیورسٹی 1979ء میں ہوا تھا۔ ڈاکٹر علامہ حسن رضا خان اعظمی کو امام احمد رضا پر پہلا Ph.D کا مقالہ بعنوان "فقیہ اسلام" لکھنے کا اعزاز حاصل ہے۔ پھر سب سے پہلا Ph.D کا مقالہ امریکہ کی کولمبیا یونیورسٹی کو حاصل ہوا۔ جہاں اوشا سانیال نے بعنوان Ahle Sunnat Movement in British India-1990 میں لکھا تھا۔

جامعۃ الازہر سے پہلا M.phil کا مقالہ لکھنے کا اعزاز علامہ مشتاق احمد الازھری کو حاصل ہے جنہوں نے بعنوان الامام احمد رضا واثرہ فی الفقہ کے عنوان سے 1997 میں لکھا تھا۔ 1999 Ph.D ممتاز سدیدی نے الشیخ احمد رضا شاعر عربیا کے عنوان سے مقالہ لکھا۔ پاکستان میں سب سے پہلا Ph.D کا مقالہ بعنوان "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کا دیگر معروف اردو تراجم قرآن کے ساتھ تقابل" فقیر نے 1993ء میں لکھ کر سند حاصل کی تھی۔ یہ مقالہ جامعہ کراچی کے شعبہ اسلامک لرننگ میں پیش کیا تھا اور پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کی نگرانی میں پیش کیا تھا۔ پاکستان میں سب سے پہلا M.phil کا مقالہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود کی ہمشیرہ رابعہ بصری مظہری بنت مفتی مظہر اللہ دہلوی نے سندھ یونیورسٹی سے بعنوان امام احمد رضا کی صحافتی خدمات پر 1981ء میں لکھا تھا اور سند حاصل کی تھی۔ اس وقت تک دنیا کی بیشتر کم وبیش 35 جامعات میں ریسرچ ورک جاری ہے اور مسلسل M.phil اور Ph.D کے مقالات لکھے جارہے ہیں۔

ادارہ کا گولڈ وسلور میڈل ریسرچ ایوارڈ: 2007ء تک ادارہ ھٰذا کی جانب سے 35 گولڈ میڈل اور 10 سلور میڈل دیئے جاچکے ہیں۔ گولڈ میڈل Ph.D اسکالرز کو یا اس کے برابر کام پر جبکہ سلور میڈل M.phil کے اسکالرز کو دیے گئے ہیں۔

انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنسوں کا انعقاد: اس سلسلے

کی پہلی انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس 1991ء میں کراچی ، لاہور اور اسلام آباد کے شہروں میں منعقد کی گئی تھی جس میں مندرجہ ذیل اہل علم و دانش شریک ہوئے۔

☆ علامہ ارشد القادری

☆ پروفیسر ڈاکٹر سید جمال الدین مارہروی

☆ مولانا مفتی محمد مکرم احمد دہلوی

☆ پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم

☆ علامہ یٰسین اختر مصباحی

☆ پروفیسر ڈاکٹر محمود حسین بریلوی

☆ مولانا ڈاکٹر محمد زواوی (ملائیشیا)

الشیخ الیوسف الرفاعی (کویت)

☆ مولانا کوثر نیازی

☆ جسٹس میاں محبوب احمد

☆ ڈاکٹر سید اظہر علی

دوسری دوروزہ امام احمد رضا سلور جوبلی انٹرنیشنل کانفرنس/سیمینار 2005ء انٹرنیشنل کراچی میں ہوئی جس میں یہ حضرات شریک تھے۔

☆ علامہ مفتی ڈاکٹر محمد مکرم احمد دہلوی

☆ علامہ ڈاکٹر حازم احمد الازہر یونیورسٹی

☆ علامہ ڈاکٹر غلام غوث قادری، بہار یونیورسٹی

☆ پروفیسر ڈاکٹر فاروق احمد، پٹنہ یونیورسٹی

☆ علامہ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، بریلی

☆ پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، جامعہ پنجاب

ادارے کے مستقبل کے پروگرام:

(۱) 40 سالہ معارف رضا، 36 مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، 23 سالہ ماہانہ معارف رضا، 250 کتب۔ عربی، فارسی ، اردو، انگریزی۔ ان سب کو Digital فارم میں کر کے سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کرنا۔

(۲) امام احمد رضا کے سائنسی موضوعات پر شائع شدہ رسائل کو تسہیل کر کے سوشل میڈیا کے ذریعے دنیا بھر کے اسکالرز کو متوجہ کرانا ہے کہ اس مسلمان سائنسدان کے موقف کو سمجھیے اور پھر دنیا کے سامنے پیش کیجیے تا کہ اسلام، قرآن اور حدیث کا علم بلند ہو۔ تمام Viewers کو دعوت ہے کہ ہمارے ساتھ شامل ہو کر آپ بھی مسلک اہلسنت اور تعلیمات رضا کے فروغ میں اپنا حصہ ڈالیں۔

(۳) ان تمام محبین سے گزارش ہے جو امام احمد رضا پر تحقیق کرتے ہیں اپنا تحقیقی مقالہ یا کتاب ہمیں بھیجیں تا کہ ہم اس کو اپ لوڈ کر کے دنیا کے محققین تک پہنچا ئیں۔

سابقین ادارہ کی خدمات:

(۱) مولانا سید ریاست علی قادری (۲) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (۳) حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی (۴) مفتی محمد تقدس علی خاں بریلوی (۵) صاحبزادہ وجاہت رسول قادری (۶) منظور حسین جیلانی بریلوی (۷) مولانا حمید رضا خان یزدانی بریلوی (۸) پروفیسر ڈاکٹر عبد الباری صدیقی (۹) حاجی فتح محمد رضوی حامدی (۱۰) حاجی عبد اللطیف قادری

(۱۱) حاجی شفیع محمد قادری حامدی (۱۲) علامہ سید شاہ تراب الحق قادری (۱۳) الحاج سیٹھ حبیب احمد یونین بسکٹ والے (۱۴) شیخ حمید اللہ قادری حشمتی (۱۵) شاہ خالد میاں فاخری (۱۶) سید حسین علی ادیب رائے پوری (۱۷) مولانا غلام حیدر رنگ (۱۸) سید لائق علی مصطفوی (۱۹) محمد حنیف رضوی (۲۰) پروفیسر عبدالرحمٰن قادری۔

ان حضرات نے جو خدمات کیں اللہ کریم اسے قبول فرمائے اور ہمیں ان سا جذبہ اور لگن کے ساتھ یونہی کام کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں اگر ادارہ کے آفس سیکریٹری جناب ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری اور اکاؤنٹنٹ جناب سید محمد خالد سراج قادری کا ذکر نہ کروں تو یہ نا انصافی ہوگی۔ ان دونوں کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ یہ دونوں حضرات ادارے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ خاموشی سے بغیر نام نمود کے اخلاص کے ساتھ تعلیماتِ رضا کے فروغ میں کوشاں رہتے ہیں۔ ؎

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پر کروڑوں درود

ان کے بعد سوشل میڈیا ٹیم کے سربراہ جناب کرنل محمد جواد رضا خان قادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب نے جس انداز میں دعوت خطاب دی میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا اور یہ بات میں دل سے کہہ رہا ہوں چار دہائیوں پر جس انہماک سے جس محبت سے اس ادارے کی پوری ٹیم نے ان کی سرپرستی میں جس کام کو کیا ہے اس کی مثال میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ میں اس کا ذرہ برابر احاطہ کروں۔

میں سوشل میڈیا کے بارے میں جو کچھ جانتا ہوں اس سے یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری دنیا بہت چھوٹی ہوگئی ہے اسی طرح جب دنیا چھوٹی ہوئی اور سامعین قریب آ گئے تو کلام رضا کی طاقت کو مزید طاقت ملی۔ اس وقت چارسو چھیالیس ملین لوگ انڈیا میں ہیں جو کہ سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہیں۔ تقریباً ۷۲ ملین لوگ پاکستان میں استعمال کرتے ہیں اور پوری دنیا میں 4.9 بلین لوگ سوشل میڈیا کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ اتنی بڑی طاقت ہے کہ اگر ہم اس میں ایک طاقتور ایک صحت مند کلام جو کلام رضا ہے، فکر رضا ہے اس کو اگر چھوٹے چھوٹے کلپس کی صورت میں یوٹیوب پر، فیس بک پر ٹیوٹر پر، انسٹا گرام پر ڈال لیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ جو محنت اس معارف رضا کے لیے 46 سال میں کی گئی اس محنت میں تھوڑی سی معاونت ہوگی لوگوں تک یہ بات اس طرح پہنچے گی جس سے کہ ان کو سمجھ میں آئے گی۔ ہماری فوج میں جب انکوائریاں ہوتی ہیں تو ہم آخر میں سائن کرواتے ہیں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ میں نے پڑھ کر سمجھ کر سائن کیا ہے۔ آج کل یہی سوشل میڈیا کی زبان میں ہے۔ بچے اس کے قریب ہیں اور بچے بہت دور ہیں تو دین سے، تو اب ہم وہی کام کرتے ہیں جو فوج میں کیا جاتا ہے کہ ان کا گرنیڈ آیا تو انہی پہ پھینکیں گے اور ساتھ وہ سب ہوگا جو فکر رضا کا منشا ہے تو ان شاء اللہ

تعالیٰ یہ جہاں جہاں پہنچے گا کایا ہی پلٹ دے گا، اوراس پر پوری گائیڈ لائنز مجید اللہ قادری صاحب کی ہوگی کہ ان کے علاوہ ایسا کوئی گائیڈ نہیں کرسکتا، میں یقین سے کہہ سکتا ہوں جب تک یہ ہمارے ساتھ موجود ہوں گے ہم یہ کام کرسکیں گے یہ ایک بالکل مستند سی بات ہے کہ گائیڈنس اورادارہ کی یہ پوری ٹیم جس نے اتنی محنت کی اور یہاں تک پہنچے ہیں اورادارے میں کچھ لوگ مجھے ایسے نظر آتے ہیں کہ جن کا شاید اتنا نام ہم نہیں سنتے، لیکن یقین کریں وہ پس پردہ رہ کر ادارے کا نہایت اہم کام کررہے ہیں۔ ان سب کے ساتھ مل کر سوشل میڈیا کے دور کو ہم اپنے لیے اور اپنے امام احمد رضا کے لیے صحیح طریقے سے استعمال کرسکتے ہیں اور بچوں کے کانوں تک، ان کی سماعت تک، ان کے دماغوں تک، ان کے دل کے قریب پہنچ سکتے ہیں۔ اگر ہم توجہ سے کام کریں۔

میں نے اعلیٰ حضرت اوران کے اجداد پر ایک تاریخی وڈیو بنائی ہے جو ساڑھے چھ منٹ کی ہے اسے آپ ادارے کے یوٹیوب چینل پر ضرور دیکھیں۔ اس طرح کی وڈیو سوشل میڈیا پر تاریخی منظر نامہ کے ساتھ ڈالیں گے تو میں سمجھتا ہوں یہی وہ وقت ہے کہ اب ہمیں اعلیٰ حضرت کو ڈیجیٹل کرنا پڑیگا تاکہ آج ایک سو پانچ سال بعد ہم یہ کتاب معارف رضا پڑھتے ہیں لیکن آج سے دو ہزار سال بعد لوگ یوٹیوب چینل کی وڈیوز دیکھ کر اعلیٰ حضرت کو اس سے بھی زیادہ یاد رکھیں گے۔

جناب عزیز الدین خاکی نے کہا کہ حاضرین محترم، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کی محبت میں جو گرفتار ہوجاتا ہے اسکی رہائی بہت مشکل ہوجاتی ہے۔ الحمد للہ ۱۹۹۳ء سے میں ان کی محبت میں گرفتار ہوں اورالحمدللہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کا میں ۳۰ سال سے خادم ہوں ان کے ساتھ ہوں انھوں نے بہت کام کیے ہیں امید ہے جو جاری وساری رہیں گے۔ ایک اور سنگ میل طے کرنے جا رہے ہیں میں اپنی جانب سے مبارکباد پیش کروں گا۔

علامہ فیصل عزیز بندگی نے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ ایک فرد نہیں بلکہ نظریہ ہیں عقیدہ ہیں فکر ہیں یہی وجہ ہے کہ فرد دنیا سے چلا جاتا ہے لیکن نظریہ باقی رہتا ہے نظریہ قائم رہتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا جس شعبے میں بھی آپ دیکھیں گے اعلیٰ حضرت وہاں پر آپکو اعلیٰ حضرت ہی نظر آئیں گے۔ خواہ وہ شعبہ سائنس ہو، تاریخ کا ہو، قرآنیات کا ہو، علم الاحادیث ہو، فلسفہ ہو، منطق ہو، بلاغت ہو، علم الاعداد ہو، علم ہندسہ ہو، علم توقیت ہو، ہر شعبے میں امام احمد رضا اعلیٰ حضرت نظر آئیں گے اور اگر صرف اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی شاعری کو دیکھا جائے تو شاعری جو امام احمد رضا کے اوصاف میں سے ایک جزوی وصف ہے جزوی وصف بھی اتنا بھاری ہے کہ جہاں غالب جیسا شاعر بھی مغلوب آتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی شخصیت کو اگر سمیٹا جائے وہ بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی زبانی تو ڈاکٹر مجید

اللہ قادری صاحب کی تحریر میں مجھے وہ عبارت مل گئی کہ جس میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی شخصیت کے اوصاف یکجا ہو جائے ہیں وہ یہ کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے فرمایا: تین مشاغل مجھے محبوب ہیں۔ اول یہ کہ آقائے دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناموس کے دفاع کے لیے ہر وقت مستعد رہنا کہ کوئی ناموس رسالت پر حملہ آور ہو تو میں پہرہ دوں۔ دوسرا مشغلہ یہ ہے کہ فقہ حنفی کی روشنی میں جدید مسائل کا علمی اور فکری جائزہ لیکر عصر موجود کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے فقہ حنفی کی روشنی میں فتاویٰ مرتب کروں تاکہ لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا ہوں اور تیسرا یہ کہ بدعقیدگی کے طوفان کو روکا جائے، چاہے وہ تفضیلیت کی صورت میں ہو، رافضیت کی صورت میں ہو، نیچری نظریہ ہو، ان تمام کے رد کے لیے اقدامات کیے جائیں، ان کا علمی فکری رد کیا جائے تاکہ ان کا سدباب ہو سکے۔

امام احمد رضا کو جس شعبے میں بھی آپ دیکھیں گے وہ امام نظر آئیں گے۔ ان تین شعبوں کو اگر آپ دیکھیں گے تو ان شعبوں میں دین کے کل اصول آجاتے ہیں اس لیے امام احمد رضا مسلک کے امام نہیں ہیں امام احمد رضا دین کے امام ہیں اگر مسلک کے امام ہوتے تو ان کی کوششیں، کاوشیں ایک حد بندی میں ہوتیں۔ امام احمد رضا دین کے نمائندے ہیں دین کے مبلغ ہیں دین کے امام ہیں یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے بعد جب کوئی اپنا مسئلہ لیکر دربار اعلیٰ حضرت میں حاضر ہوگا تو اسے تسلی بخش جواب ملے گا۔ لیکن آج کے جدید دور میں یہ کیسے ملے، اس کے لیے ڈاکٹر مجید اللہ قادری کی سرپرستی میں اب ایک نیا اقدام کیا جا رہا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی تعلیمات کو عوام تک پہنچانے کے لیے اور عام لوگ کو فکر رضا سے کس طرح استفادہ کرایا جائے اسکا ایک نظام ہونا چاہیے اور وہ یہ کہ سوشل میڈیا نیٹ ورک، اس میں یوٹیوب، واٹس اپ، فیس بک، ٹوئیٹر، انسٹا گرام اب ان سب کے ذریعے فکر رضا کو عام کی جائے۔ اس اقدام کو عملی جامہ پہناتے ہوئے آج ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے یوٹیوب چینل کا افتتاح ہو رہا ہے۔ اس تقریب کے صدر بھی صدر ادارہ ہی ہیں۔ آپ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے سربراہ و صدر اور جامعہ کراچی کے شعبہ ارضیات کے سربراہ ہیں، گویا کہ ڈاکٹر پروفیسر مجید اللہ قادری جن کا شعبہ جامعہ کراچی میں "ارضیات" ہے اور جامعہ کراچی کے باہر "رضویات" ہے۔

علامہ ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی نے کہا کہ ہمارے لیے بہت لائق احترام پیر طریقت رہبر شریعت پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی پوری ٹیم اور انتظامیہ کے افراد اور اس محفل میں حاضر جملہ علماء و دانشور حضرات میرے لیے یہ اعزاز کی بات ہے کہ جن بزرگوں سے میں نے اپنے بچپن سے استفادہ کیا ہے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ تو آج میں انہی کے سامنے اظہار خیال کے لیے حاضر ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ سبق سنانے کے مترادف ہے کیونکہ آج کی یہ نشست ادارہ کے سوشل میڈیا

کے چینل کے آغاز کے حوالے سے ہے تو یہ چاہوں گا کہ اسی تناظر میں کچھ گزارشات آپ کے سامنے پیش کروں کہ دورِ جدید میں سوشل میڈیا کے درست استعمال کی ضرورت کس قدر زیادہ ہے۔ آج ہم 100 برس گزرنے کے بعد اک ایسی جلیل القدر شخصیت جن کے بارے میں اکثر میں اپنے مؤدبانہ خیالات کا اظہار یوں کرتا ہوں کہ جن کے وجود میں اللہ رب العزت نے امام رازی کی حکمتوں کو، غزالی کے فلسفہ کو، جنید اور بایزید کے فقر کو، امام اعظم ابو حنیفہ کی فقاہت کو، اور حسان بن ثابت اور اویس قرنی کے عشق کے جذبوں کو جمع فرما دیا تھا وہ امام احمد رضا کی ذات اقدس ہے تو اگر انھیں یہ مقام نصیب ہوا اور کسی وجودِ مسعود میں آپ یہ تینوں صفات ایک مقام پر جمع دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ امام امام احمد رضا کی ذات اقدس ہے تو لہٰذا دورِ جدید میں یہ بالخصوص نوجوانوں کے لیے ایک ایسا خوبصورت رشتہ ہے کہ ایک ایسی شخصیت جو بیک وقت مسند افتاء اور ارشاد کو زینت بخش رہی ہو تو یہ مقام کیسے ملتا ہے اس کے لیے انساں کا سینہ الم نشرح لك صدرك کے فیض سے فیضیاب ہونا ضروری ہے۔ سوشل میڈیا پر کرنل صاحب حضرت جواد رضا خاں صاحب نے بہت خوبصورت بات کی کہ جو ڈاکومینٹری آپ نے بنائی ہے میں اس پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جس طرح ایک ہسٹاریکل بیک گراؤنڈ میں آپ نے خوبصورت مناظر کے ساتھ اسکی پروڈکشن کی، اس کی وائس اور بہت کچھ سب خوبصورت ہے اس کی بہت اہمیت ہے کیونکہ جس دور میں ہم ہیں یہ فورتھ اور ففتھ جنریشن وار کا دور ہے جہاں نفسیاتی طور پر جنگیں بظاہر گولی اور بموں کے ساتھ تو بہت انتہا پر جا کر لڑی جاتی ہیں اب جو جنگ کا اصل میدان ہے وہ ذہنی تخریب کاری، نفسیاتی، انفارمیشنی وار اور اب وہاں سوشل میڈیا کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اب صرف سوشل میڈیا ہی نہیں جدید ٹیکنالوجی کو بھرپور طور پر دشمن کے مقابلے میں بہت اعلیٰ مقام اور درجے میں استعمال کیا جائیگا۔ میری گزارش ہے کہ اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ادب کا وہ پیغام جو اہلِ سنت کا طرۂ امتیاز اور ہماری انفرادیت ہے اس پیغام اور مشن کو باقی رکھتے ہوئے سوشل میڈیا کا بھرپور استعمال کریں مثبت اور درست استعمال کریں اور میں ڈاکٹر صاحب کی اجازت سے یہ بات عرض کر رہا ہوں کہ ہم نے آپکے فرمان کے مطابق اپنے ادارہ میں اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ رضویہ شریف کا مطالعہ شروع کیا تھا لیکن ہمارے ساتھ احباب نے ساتھ نہیں دیا اور وہ کام آگے نہ چل سکا، میں ان شاء اللہ آپکے یوٹیوب چینل کے لیے فتاویٰ رضویہ کی تیس جلدوں پر، ہر جلد کا ایک بنیادی خلاصہ بناؤں گا کہ ہر جلد میں کیا ہے تو ان شاء اللہ ۳۰ جلدوں کی ۳۰ قسطیں بنا کر آپکی خدمت میں پیش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی کوشش کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

السلام قبل الکلام

ڈاکٹر ثاقب احمد خاں نے کہا کہ جس طرح ہر موضوع کے شائقین الگ الگ ہوتے ہیں اسی طرح ہمیں یہ پیش نظر رکھنا ہوگا کہ سوشل میڈیا کے سامعین و ناظرین کون ہیں۔ کیا ہم صرف حدائق بخشش اور فتاویٰ رضویہ کے بارے میں گفتگو کریں۔ یا ہم ان موضوعات پر جن پر تاریخی منظر نامہ پیش کیا گیا ہم اسکو نمایاں کریں جو ابھی تک نوجوانوں تک معدوم ہیں۔ سوشل میڈیا میں شاید اسکو اتنی پذیرائی نہ ملے جیسا کہ ابھی نعت کے حوالے سے بات کی گئی۔ مجھے یاد ہے کہ ادارے کے آغاز پر دو بنیادی مقاصد تھے ایک کانفرنس اور دوسرا مجلّے کا اجراء۔ وہ اس وقت کی ضرورت تھی تو جب ہم سوشل میڈیا پر آجائیں اولاً ہم اپنے سامعین کو ٹارگیٹ کریں ماشاء اللہ! ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے ماہرین آپ کے پاس موجود ہیں ان سے کام لیں۔ میرا ایجوکیشن سے تعلق ہے میں اعلیٰ حضرت کے تعلیمی نظریات اور اکیسویں صدی کے حوالے سے آپ کو ۲۵ وڈیو کلپس کی قسطیں بنا کردوں گا کہ جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے ۱۰ نکات پیش کیے وہ بعینہٖ آج اکیسویں صدی میں عالمی سطح پر نافذ العمل ہیں، اسی طرح سے مختلف موضوعات ہوں، چھوٹے چھوٹے، مختصر ہوں اور اوپن ہوں، جن کو ہم کمنٹس کرسکیں، یہاں میں دست بستہ عرض کروں گا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو ہم ڈیجیٹلائز نہیں کرسکتے کیونکہ کتاب و قلم اور قرطاس کا جو تعلق ہے وہ مسلمہ ہے وہ سپریم ہے اور ہمیں اس کی اہمیت بھی برقرار رکھنی ہے ڈیجیٹل طور پیش ضرور کریں مگر بصد احترام، کیونکہ ہم نے کچھ ایسے طلباء دیکھے کہ لکھنا ہی بھول گئے۔ ان کی تحریر خراب ہوگئی انھوں نے کتابوں کو پڑھنا اور چھونا چھوڑ دیا۔ تو اس لیے اعلیٰ حضرت کی کتب کی ضرورت اپنی جگہ مسلمہ ہے، سوشل میڈیا کے حوالے سے میری یہی گزارش ہوگی کہ جو ادبی موضوعات ہیں، فقہی موضوعات ہیں اس میں تناؤ اور تذلیل کا عنصر نہ ہو۔ اس میں موجودہ دورِ اہل حاضر کے مسائل کا حل ہو، ہم اس کو پیش نظر رکھیں، اپنے مفتیان کرام سے کہیں کہ وہ فکر پیش کریں اور اس کے ساتھ ایسے پیچیدہ موضوعات جن پر اعلیٰ حضرت نے بہت کچھ لکھا ہے تو اسکو آسان کرکے ڈیجیلائز پیش کیا جائے میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ۴۳ سال سے مسلسل خدمت کررہے ہیں۔ مسلسل خدمت کرنا اور ہے اور کہنا آسان ہے۔ میں یہ بھی بتادوں کہ میں آج ۴۳ سال کا ہوا ہوں، اتنے عرصے تک مسلسل کام کرنا آسان کام نہیں، آپکی ٹیم کو سلام ہے اور میرا ایک اپنا چھوٹا سا اسٹوڈیو ہے آپ اسٹوڈیو کو ادارہ کے سوشل میڈیا کے لیے استعمال کریں جس طرح جس حوالے سے ریکارڈنگ کی آپ کو ضرورت ہو، فقیر حاضر ہے۔

ڈاکٹر عزیز احسن نے کہا کہ آپ نے سوشل میڈیا کا استعمال بہت دیر سے کیا لیکن دیر آئے درست آئے۔ کرنل صاحب نے سوشل میڈیا کے حوالے سے جو کلپ دکھایا یہ بہت اچھا کام ہے اللہ تعالیٰ ان کو اور ادارے کو سلامت رکھے۔

حافظ ڈاکٹر سہیل شفیق نے کہا کہ میں مبارکباد پیش کرتا ہوں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے تمام اراکین کو، بالخصوص پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کو، یہ ایک بڑی پیش رفت ہے اور وقت کی ضرورت بھی۔ سوشل میڈیا اس صدی کا سب سے بڑا انقلاب اور ہتھیار کہنا چاہیے جس کے ذریعے لوگ خود بھی نقصان پہنچا رہے ہیں اور دوسروں کو بھی نقصان پہنچا رہے ہیں اور اس ہتھیار کو بہت خوبی سے دفاع کے لیے، دفاع دین کے لیے، اپنے افکار و نظریات کے ابلاغ کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کافی گفتگو ہو چکی ہے، میں اپنی طرف سے ایک بات کہہ دیتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر بہت کام ہوا، بہت تحقیقی مقالات لکھے گئے۔ کتابیاتِ رضا میں تقریباً ۱۰۰ مقالات کا ذکر ہے اور ۱۵۰۰ کتابوں کا ذکر موجود ہے تو چونکہ میری دلچسپی یا میرے مشاغل میں سے ایک کتابوں کے تاثرات اور تبصرہ شامل ہیں تو آپ جتنے تحقیقی مقالات کا چاہیں کہ اس پر تبصرہ یا تعارف پیش کر دیا جائے تو اس کے لیے میں حاضر ہوں۔

جناب امام علی نے کہا کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے دفتر میں' میں تقریباً ۲۰۱۲ء سے جاتا ہوں وہاں ریسرچ کرتا تھا۔ سوشل میڈیا کے لحاظ سے اچھا اور خوش آئند قدم ہے اور میں آپکی سپورٹ کرتا ہوں۔ میں یہ پیشکش کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے اعلیٰ حضرت پر پی ایچ ڈی کیا ہے اور جن کے مقالے آپکے پاس موجود ہیں اسکے خلاصہ یا جائزے میں بنانے کو تیار ہوں۔

پروفیسر سید وسیم الدین نے کہا کہ میں پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کو، ان کی ٹیم کو اور جواد رضا خاں صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج بہادر یار جنگ اکیڈمی کے احاطے میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا یوٹیوب چینل کا افتتاح ہوا، میں آپکو قلبی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ شعر مجید اللہ قادری صاحب کی نذر کرتا ہوں۔

جو دوسروں کے لیے نیک فال ہوتا ہے
وہ اپنے آپ ہی اپنی مثال ہوتا ہے

امام احمد رضا بریلوی، پاکستان میں ڈاکٹر مسعود احمد ان کے بعد ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب، ماشاء اللہ ان کی موجودگی اور سرپرستی میں جواد رضا خاں۔ یہ سب دیکھ مجھے رضی اختر شوق کا یہ شعر یاد آ گیا کہ۔

ہم روحِ سفر ہیں ہمیں ناموں سے نہ پہچان
کل اور کسی نام سے آ جائیں گے ہم لوگ

۱۰۵ سال اعلیٰ حضرت کو ہو گئے مگر ان کا نام زندہ ہے میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنی طرف سے بحیثیت صدر بہادر یار جنگ اکیڈمی پیش کش کرتا ہوں کہ ہمارے تین ہال ہیں آپ اپنے گراموں کے لیے جب چاہیں استعمال کریں ہم حاضر ہیں۔

پیر سید شاہ اسد اللہ جنیدی نے کہا کہ ماشاء اللہ ڈاکٹر صاحب سے اور اس ادارے سے میری وابستگی تقریباً ۲۸ سال سے ہے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا ڈاکٹر صاحب کو ان کے رفقاء کو کام کرتے دیکھا تو یہ اسی کا تسلسل ہے کہ

آج یہاں تک یہ کارواں پہنچا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکو مزید ترقی اور کامیابی عطا فرمائے۔ اعلیٰ حضرت ایک مسلم سائنسدان بھی تھے۔ اگر ان کے کاموں کو اس چینل کے ذریعے اُجاگر کریں۔ چھوٹے چھوٹے کلپس کے ذریعے ان کے چھوٹے چھوٹے مقالات پر کام کریں تو ہمارے وہ نوجوانوں کو جو اعلیٰ حضرت کو صرف فتوے والا مولوی اور مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام سے آگے نہیں جانتے، ان تک یہ بات آگے پہنچے گی۔ اللہ تعالیٰ ادارے کے اس یوٹیوب چینل کو کامیابی عطا فرمائے آمین۔ جناب منصور حسن قادری نے کہا کہ ایک دورِ نبوی کے ذرائع ابلاغ تھے اور ایک آج کے ذرائع ابلاغ ہیں۔ دورِ نبوی کے ذرائع ابلاغ صحابہ کرام اور انکے خطوط ہیں اور دورِ جدید کے ذرائع ابلاغ آج یہ فیس بک، ٹیوٹر، انسٹا گرام ہیں۔ میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا اور ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کو دورِ جدید کے ان ذرائع ابلاغ کو عشق رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پھیلانے کے لیے استعمال کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آخر میں جنرل سکریٹری مفتی سید زاہد سراج القادری نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا پھر صلوٰۃ وسلام اور دعائے خیر پر تقریب کا اختتام ہوا، تمام شرکا کو معارف رضا کا خصوصی شمارہ اور طعام پیش کیا گیا۔



DAILY
NAWA-I-WAQT
KARACHI

روزنامہ نوائے وقت کراچی
بانی حمید نظامی مرحوم
معمار مجید نظامی مرحوم
ایڈیٹر رمیزہ مجید نظامی

لاہور، کراچی، راولپنڈی/اسلام آباد، ملتان، کوئٹہ اور گوادر سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

WEDNESDAY 13 SEPTEMBER 2023

جلد 43 — بدھ 26 صفر 1445ھ 13 ستمبر 2023ء 30 بھادوں 2080ب — 32293121-6 — قیمت 30 روپے — صفحات 10 — رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل MC-24 — شمارہ 332

امام احمد رضا کی تعلیمات سے اسلامی انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے، کرنل جواد رضا

اعلیٰ حضرت کی اسلامی اور جدید علوم پر کتب کو سوشل میڈیا پر مفت پیش کریں گے، ڈاکٹر مجید اللہ، مفتی سراج قادری، ڈاکٹر عمیر محمود ودیگر کا خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) عالم اسلام کی عظیم دینی وعلمی اور عبقری شخصیت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے عالم گیر تجدیدی کارنامے اور اُن کے روشن افکار ونظریات کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اُن کی ہزار کے قریب تصانیف ہر عاشق رسول کے دل کو سامانِ تسکین فراہم کرتی ہیں۔ اُن کے دینی وعلمی کارناموں اور سماجی وسیاسی اصلاحات سے برصغیر پاک وہند ہی نہیں بلکہ پوری اسلامی دنیا نے فیض پایا۔ اُن کے انہی افکار وتعلیمات کے ابلاغ کے لیے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی گزشتہ 45 برس سے جہاں ان کے یوم وصال پر "امام احمد رضا کانفرنس" کا انعقاد کرتا چلا آرہا ہے جس میں نہایت غیر جانبدار اہل دانش، جج ووکلاء، محققین، علماء ومشائخ، صاحبانِ علم وفن، اہل سیاست اور حکومتی شخصیات وغیرہم علمی وتحقیقی مقالات پیش کرتی ہیں اور شرکاء میں ملک کے ہر طبقہء فکر کے افراد کو مدعو کیا جاتا ہے، وہیں ان کے غیر مطبوعہ مسودات کو زیور طباعت سے آراستہ کر کے ان کی مختلف زبانوں میں اشاعت اور عالمی سطح پر مقتدر شخصیات اور اہم لائبریریوں کو ترسیل کرتا چلا آرہا ہے، ساتھ ساتھ یہ ادارہ ملک وبیرون ملک کی یونی ورسٹیوں میں امام احمد رضا کی شخصیت اور ان کی کسی بھی علمی جہت پر Ph.d کرنے والے ریسرچ اسکالرز کی ہر ممکن علمی معاونت کرتا ہے تاوقتیکہ ان کو ڈگری ایوارڈ ہوجائے۔

مسودہ دیجیے — کتاب لیجیے

نہ کمپوزنگ/کتابت کی پریشانی، نہ تصحیح در تصحیح کا جھنجٹ

دنیا بھر کے علماء و مشائخ اہل سنت اور اہل قلم و محققین کے لیے

کتاب چھپوانا ہوا نہایت آسان

جی ھاں!

آپ دنیا میں کہیں بھی ہوں، اپنی تصنیف، تالیف، دیوان، شجرہ، سفرنامہ، یادداشتیں، اپنے اسلاف کے حالات اور خاندان کی دینی و علمی خدمات پر مبنی کسی بھی کتاب/ رسالے کا مسودہ اور متعینہ اخراجات ہمیں بھیج دیں ہم آپ کو پوری کتاب تیار کر کے دیں گے